عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE

جلد نمبر ۸ | شمارہ نمبر ۳۱

غازی علم الدین شہیدؒ اور عشق رسالتؐ

علم دین محبت دی ملی دولت
دتی جان ہیں سمجھ زکوٰۃ میاں

سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

افضل البشر بعد الانبیاء

جانشین رسول صلی اللہ علیہ وسلم

قاتل المشرکین والمرتدین

اول المسلمین

محافظ ختم نبوت

سید الصادقین

صاحب الغار والمزار

امام المتقین

پروانے کو چراغ بلبل کو پھول بس
صدیقؓ کیلئے ہے خدا کا رسولؐ بس

وہ ایک مثالی حکمراں تھے

خدا کی شان میں مرزا قادیانی کی گستاخی

آپ کے مسائل

ترتیب: مولانا منظور احمد الحسینی

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

خداوند تعالیٰ کو "اللہ میاں" کہنا

محمد عارف ۔۔۔۔۔۔ نہنگ

اگر نماز میں قہقہے کے ساتھ ہنسی آجائے تو نماز کے ساتھ وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟

ج:۔ وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ بشرطیکہ قہقہہ لگانے والا بالغ ہو اور نماز رکوع سجدے والی ہو۔

س۔ نشے یا غصہ کی حالت میں طلاق ہو جاتی ہے یا نہیں؟

ج:۔ غصہ اور نشہ حرام کی حالت میں دی گئی طلاق واقع ہو جاتی ہے؟

س:۔ حاملہ عورت کو طلاق ہو جاتی ہے یا نہیں اگر ہو جاتی ہے تو کس طرح اور کیا کہنے سے ہو جاتی ہے؟

ج:۔ حاملہ کی طلاق بھی انہی الفاظ سے ہو جاتی ہے جن سے غیر حاملہ کی طلاق ہوتی ہے۔

س:۔ اگر ایک آدمی اپنی بیوی سے یہ کہے تو مجھ پر اس، اُس جہان حرام ہے تو کیا طلاق ہو گئی یا نہیں!

ج: ہو گئی۔

س:۔ خداوند تعالیٰ کو اللہ میاں کہنا چاہیے یا نہیں؟

ج:۔ میاں مالک کو کہتے ہیں، اس لئے یہ کہنا جائز ہے۔

مقیم کیطرف سے مسافر کو خلیفہ بنانا

بشیر احمد عثمانی ۔۔۔۔۔۔ پنڈون عاقل

مقیم نماز عصر کی پڑھا رہا ہے اس نے ایک رکعت پڑھائی بعد میں اس کا وضو ٹوٹ گیا پھر اس نے دوسرے شخص کو آگے کر دیتا ہے آگے والا مسافر ہے کیا یہ شخص دو رکعتیں پڑھائیگا یا چار؟ اگر دو پڑھاتا ہے تو نیت فاسد ہو جاتی ہے اگر چار پڑھاتا ہے تو مسافر کو چار رکعتیں پڑھانا جائز بھی نہیں ہے۔ یہ شخص نماز کیسے پوری کریگا

ج:۔ جب مسافر نے مقیم کی اقتداء کر لی تو اس کے ذمہ بھی چار رکعتیں ہو گئیں۔ اب اگر امام اس کو خلیفہ بنا دیتا ہے تو یہ چار ہی رکعتیں پوری کریگا۔

آپؐ کی نماز جنازہ کیسے پڑھی گئی

محمد اسلم بھٹی ۔۔۔۔۔۔ ساہیوال

س:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی اور کتنی بار پڑھائی گئی؟

ج:۔ مستدرک حاکم (ص ۶۰ ج ۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، یا رسول اللہ! آپ کی نماز جنازہ کون پڑھے گا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری تجہیز و تکفین سے فارغ ہو جاؤ۔ تو تھوڑی دیر کے لئے حجرہ سے باہر نکل جانا، سب سے پہلے مجھ پر جبرئیل نماز پڑھیں گے۔ پھر میکائیل، پھر اسرافیل پھر ملک الموت پھر باقی فرشتے۔ اسکے بعد میرے اہل بیت کے مرد نماز پڑھیں گے، پھر اہل بیت کی عورتیں پھر گروہ در گروہ آکر تم سب مجھ پر صلوٰۃ و سلام پڑھنا۔

چنانچہ اس وصیت کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ پڑھی گئی، اس نماز میں کوئی امام نہیں تھا بلکہ صحابہ کرام گروہ در گروہ حجرہ شریف میں داخل ہو کر صلوٰۃ و سلام پڑھتے تھے۔ یہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ تھی۔ ابن سعد کی روایت میں ہے۔ کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما ایک گروہ کے ساتھ حجرہ نبوی میں داخل ہوئے اور جنازہ پڑھا اس طرح تیس ہزار مردوں اور عورتوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ پڑھی۔ اس مسئلہ کی تفصیل حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی کی کتاب "سیرۃ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم" (جلد ۳ ص ۱۴۶ و مابعدہا) اور اس ناکارہ کی کتاب "عہد نبوت کے ماہ و سال" (ص ۲۸۰) میں ملاحظہ کی جائے۔

قادیانی شادی میں شرکت کا حکم

ایک صاحب ۔۔۔۔۔۔ کراچی

س:۔ کچھ عرصہ قبل ایک شادی میں شرکت کی تھی کچھ عرصہ بعد معلوم ہوا کہ ماں باپ اور چند اعزہ کی لاعلمی سے وہ شادی غیر مسلم یعنی قادیانی سے کی گئی ہے اب معلوم یہ کرنا ہے کہ اس شادی میں جو لوگ نادانستہ شریک ہوئے ان کے بارے میں کیا حکم ہے۔ اس لڑکی سے جو اولاد پیدا ہو رہی ہے اس کو کیا کہا جائے گا۔

ج:۔ (۱) جن لوگوں کو لڑکی کے قادیانی ہونے کا علم نہیں تھا، وہ تو گنہگار نہیں ہوئے اللہ تعالیٰ معاف فرمائے

(۲) اور جن لوگوں کو علم تھا کہ لڑکی قادیانی ہے۔ اور ان کو قادیانیوں کے عقائد کا علم نہیں تھا اس لئے ان کو مسلمان سمجھ کر شریک ہوئے وہ گنہگار ہیں ان کو توبہ کرنی چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنی چاہیے۔

(۳) اور جن لوگوں کو لڑکی کے قادیانی ہونے کا علم تھا اور ان کے عقائد کا بھی علم تھا اور وہ قادیانیوں کو غیر مسلم سمجھتے تھے مگر یہ مسئلہ معلوم نہیں تھا کہ مسلمانوں اور قادیانیوں کا آپس میں نکاح نہیں ہو سکتا۔ وہ بھی گنہگار ہیں۔ ان کو توبہ کرنی چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنی چاہیے

(۴) اور جن لوگوں کو لڑکی کے قادیانی ہونے کا بھی علم تھا۔ اور ان کے عقائد بھی معلوم تھے۔ اس کے باوجود انہوں نے قادیانیوں کو مسلمان سمجھا اور مسلمان سمجھ کر ہی اس شادی میں شرکت کی وہ ایمان سے خارج ہو گئے ان پر تجدید ایمان اور توبہ کے بعد تجدید نکاح لازم ہے۔

قادیانیوں کا حکم مرتد کا ہے۔ مرتد مرد یا عورت کا اس سے نکاح نہیں ہوتا۔ اس لئے اس قادیانی لڑکی سے جو اولاد ہوگی۔ وہ ولد الحرام شمار ہوگی۔

نوٹ:۔ ان مسائل کی تحقیق میرے رسائل قادیانی جنازہ، قادیانی مردہ اور قادیانی ذبیحہ میں دیکھ لی جائے

ہفت روزہ
ختم نبوت
KHATME NUBUWWAT
AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE

اشاعت ۱۵ تا ۲۱ جمادی الاخریٰ ۱۴۱۰ھ
مطابق ۱۳ تا ۱۹ جنوری ۱۹۹۰ء شمسی
جلد نمبر 8 شمارہ نمبر 31

مدیر مسئول: عبدالرحمٰن باوا

زیر سرپرستی
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت
مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

اِس شمارے میں

(۱) اداریہ ۵
(۲) امام الصحابہؓ ۷
(۳) مثالی حکمران ۹
(۴) پیارے نبی کی پیاری باتیں ۱۲
(۵) غازی علم الدین شہیدؒ ۱۴
(۶) قاضی احسان احمدؒ ۱۶
(۷) مرزا قادیانی کی گستاخیاں ۱۸
(۸) یہ برطانیہ ہے ۲۰
(۹) مولانا مفتی عزیز الرحمٰن کا خطاب ۲۳

سرکولیشن منیجر
محمد انور

رابطہ دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی۔ ۷۴۴۰۰
فون نمبر: ۷۱۱۹۷۱

LONDON OFFICE
35 Stock Well Green
London
SW9 9HZ UK
Tel: 01-737-8199

چندہ
سالانہ ــــ ۱۵۰ روپے
ششماہی ــــ ۷۵ روپے
سہ ماہی ــــ ۴۵ روپے
فی پرچہ ــــ ۳ روپے

چندہ
غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک
۴۵ ڈالر

چیک/ڈرافٹ بھیجنے کیلئے الائیڈ بینک
بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳
کراچی پاکستان

سرپرستان
- حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ ــــ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
- مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ــــ پاکستان
- حضرت مولانا محمد یونس صاحب ــــ بنگلہ دیش
- مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ــــ برما
- شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ــــ متحدہ عرب امارات
- حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ــــ جنوبی افریقہ
- حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ــــ برطانیہ
- حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ــــ کینیڈا
- حضرت مولانا سعید انگار صاحب ــــ فرانس

نارتھ امریکہ
- وینکوور ــــ جمال عبدالستار
- ایڈمنٹن ــــ عامر رشید
- وینی پیگ ــــ میاں حمید
- ٹورنٹو ــــ حافظ سعید احمد
- مونٹریال ــــ آفتاب احمد
- واشنگٹن ــــ کرامت اللہ
- شکاگو ــــ محمد عبدالغنی
- لاس اینجلس ــــ مزمل سعید
- میکرمینٹو ــــ چوہدری محمد شریف گوندل

بیرون ملک نمائندے
- قطر ــــ قاری محمد اسماعیل رشیدی
- دوبئی ــــ قاری محمد اسماعیل
- ابوظہبی ــــ قاری وصیف الرحمٰن
- برما ــــ محمود یوسف
- بارباڈوس ــــ اسماعیل قاضی
- سوئٹزرلینڈ ــــ ایم کیو۔ انصاری
- برطانیہ ــــ محمد اقبال
- اسپین ــــ راجہ حبیب الرحمٰن
- ڈنمارک ــــ محمد ادریس
- ناروے ــــ میاں اشرف جاوید
- افریقہ ــــ محمد بیر افریقی
- ماریشس ــــ محمد اخلاص احمد
- ٹرینیڈاڈ ــــ اسماعیل ناخدا
- ری یونین فرانس ــــ عبدالرشید بزرگ
- بنگلہ دیش ــــ محی الدین خان
- مغربی جرمنی ــــ مشتاق الرحمٰن
- سنگاپور ــــ سید دبیر حسن بخاری

دوستو! زندگی کا پیام آگیا

حضرت مولانا محمد احمد صاحب پرتاپگڈھی مدظلہ

جب زباں پر محمد کا نام آگیا — دوستو! زندگی کا پیام آگیا
آگیا، انبیاء کا امام آگیا — لے کے فیضان دار السلام آگیا
تیرے در پر جو خیر الانام آگیا — اس کے ہاتھوں میں عرفاں کا جام آگیا
ساز و سامان عیش دوام آگیا — یعنی حکم سجود و قیام آگیا!
اللہ اللہ ہوئی دل کی دنیا حسیں! — جب مقدر سے حسن تمام آگیا
پاگیا پاگیا حاصل زندگی — در پہ آقا کے جس دم غلام آگیا
دور ظلمت ہوئی، دل منور ہوا! — جب مدینہ میں ماہِ تمام آگیا
ان کی مرضی نظر آئی رشک جناں — عشق میں ایک ایسا مقام آگیا
لائے تشریف جب سید المرسلیں — خلد دنیا بنی وہ نظام آگیا
ظلم رخصت ہوا، عدل قائم ہوا! — عشق کے ہاتھ میں انتظام آگیا
تیرے ابرِ کرم سے شہِ انبیاءؐ — ہو کے سیراب ہر تشنہ کام آگیا
فیض ساقیٔ کونین صلِ علیٰ — جو بھی چاہے پیئے اذنِ عام آگیا
تیری برکت سے اے سیدِ انس وجاں — صبح روشن ہوئی کیف شام آگیا
آپؐ کی مدح انسان کیا کر سکے — عرش سے جب درود و سلام آگیا
قلب شاداں ہوا روح رقصاں ہوئی — لب پہ احمد کا شیریں کلام آگیا

مرزا طاہر! "الہامات" کی ٹافیوں سے نہ بہلاؤ

اپنے گریبان کو باغی قادیانی نوجوانوں سے بچاؤ!

ابھی پچھلے دنوں ایک قادیانی نوجوان نے دفتر ختم نبوت کراچی میں پہنچ کر قبول اسلام کا اظہار کیا اور بتایا کہ میرے بوڑھے والدین ابھی قادیانی ہیں میری کوشش جاری ہے کہ وہ بھی قبول اسلام کرلیں۔ دریں اثناء ہمیں لندن سے مرزا طاہر اور رائل فیملی کے ایک انتہائی قریبی شخص کا خط موصول ہوا جس میں انہوں نے کہا کہ

"وہ مرزا طاہر کے انتہائی قریبی ہیں۔ میں نے نہ صرف انہیں بلکہ ان کے پورے خاندان کو فریبی اور دغا باز پایا ہے۔ جس نے مجھے اس غلط مذہب پر نظر ثانی کرنے پر مجبور کردیا۔ میرا نام ظاہر نہ کیا جائے کیونکہ میری جان کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ میں ان کے کرتوتوں کو نزدیک سے دیکھ کر یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ احمدیت مذہب کے نام پر سادہ لوح احمدیوں کی جیب کاٹنے کے لئے قائم کی گئی ہے۔ روزنامہ اخبار الفضل دیکھ لو یا دوسرے رسالے بس چندے کی اپیلیں ہی نظر آئیں گی یا پھر اندرونی طور پر جو کشمکش چل رہی ہے اسے دور کرنے کے لئے مرزا طاہر کا کوئی خود ساختہ اور من گھڑت الہام نظر آئے گا۔ جب سے اندرونی طور پر کشمکش چلی ہے مرزا طاہر کو الہامات بھی کچھ زیادہ ہی آنے لگے ہیں۔ میں تو یہی سمجھا ہوں کہ یہ محض ایک چال ہے تاکہ کسی طرح باغی عناصر کو حیلے بہانوں سے جوڑ کر رکھا جاسکے۔ اس صورت حال کو دیکھ کر میں اب واضح کردینا چاہتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں، اور میرا اس جھوٹے مذہب سے کوئی تعلق نہیں۔"

(خط کا خلاصہ) -

جس نوجوان کا ہم نے پہلے ذکر کیا اس نے بھی اثناء گفتگو بہت سے انکشافات کئے۔ اس نے بتایا کہ

"اس وقت پچاس فی صد قادیانی نوجوان اپنی قیادت ہی سے نہیں بلکہ اپنے مذہب سے بھی باغی و متنفر ہو چکے ہیں۔ بقول اس نوجوان کے قادیانی قیادت مختلف حیلوں بہانوں سے دولت اینٹھنے میں خوب ماہر ہے لیکن جب کسی غریب قادیانی پر افتاد آتی ہے تو اسے پانچ روپے بھی نہیں ملتے۔ اس نے کہا کہ ربوہ ان کا مرکز ہے وہاں بہت ہی زیادہ بغاوت پائی جاتی ہے۔"

اس نوجوان نے جو کچھ کہا ہے وہ غلط نہیں ہے ہم انہیں کالموں میں خود مرزا طاہر کے حوالے سے یہ لکھ چکے ہیں کہ ربوہ میں دانشوروں کا ایک طبقہ پیدا ہو چکا ہے جو نوجوانوں میں بغاوت کے بیج بو رہا ہے اور کھلم کھلا مرکزی قیادت کے چہیتے مربی اور مبلغ حضرات پر یہ تنقید ہو رہی ہے کہ وہ عیاشیوں میں مبتلا ہیں ان کے بچے کاروں میں گھومتے ہیں۔ اب تو بغاوت اتنی شدت اختیار کر چکی ہے کہ قادیانی نوجوان مرزائیت چھوڑ کر بہائیت کی آغوش میں پناہ لے رہے ہیں۔

اب تک کی اطلاعات کے مطابق بہت سے قادیانی نوجوان بہائی ہو چکے ہیں جس کے تدارک کے لئے جگہ جگہ محلہ محلہ رد بہائیت پر لیکچرز کا اہتمام کیا گیا ہے۔ مبلغین اور مربی اپنے لیکچرز میں بہائیت پر قادیانیت کی برتری ثابت کرنے کی پوری پوری کوشش کرتے ہیں۔

لیکن ان لیکچرز کا ذرہ بھر بھی اثر نہیں ہو رہا اور جو نوجوان بہائی ہو چکے ہیں وہ بہائی ہونے کے باوجود ربوہ میں دندناتے پھرتے ہیں کسی میں جرأت نہیں کہ انہیں ربوہ سے نکال سکے یا انہیں دوبارہ قادیانی بنا سکے۔

اس اندرونی خلفشار اور بغاوت کی وجہ سے قادیانی پیشوا مرزا طاہر پر بھی سوالات کی بوچھاڑ ہونے لگی ہے ابھی پچھلے دنوں ان پر بھری مجلس میں یہ سوال ہوا کہ ہمیں تو یہ کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرزا قادیانی اور ہمارے سلسلہ کو عزت دے گا لیکن یہاں تو معاملہ ہی الٹ ہے۔ مرزا قادیانی کی تصویروں کی بے حرمتی ہو رہی ہے اور ان کی تذلیل ہو رہی ہے جس سے ہم گھبرا جاتے ہیں۔ آخر کب تک یہ بے حرمتی برداشت

کرتے رہیں گے۔ (مفہوم۔ ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ ص۱۲ نومبر ۱۹۸۹ء)

اس پر مرزا طاہر اپنے من گھڑت الہامات کا سہارا لے کر اسے اس طرح بہلاتا ہے جس طرح بچوں کو ٹافیاں دے کر بہلایا جاتا ہے۔

آپ کو یاد ہوگا چند سال پہلے مرزا طاہر کی ہدایت پر قادیانی جماعت نے "کھانے کا مقابلہ" کرایا تھا کیونکہ مرزا طاہر بذات خود بسیار خور بتایا جاتا ہے اور جو بسیار خور ہوتے ہیں ان کے بارے میں طبیب حضرات کا کہنا ہے کہ انہیں الٹے سیدھے خواب بہت آتے ہیں۔ مرزا طاہر انہیں خوابوں کو الہام کا نام دے کر سادہ لوح قادیانیوں کو تسلیاں دے رہا ہے۔ جب وہ یہ مسئلہ اٹھاتے ہیں کہ ہمارے مرزا قادیانی نے کہا میری جماعت اقتدار پر آئے گی، حکیم نوردین نے یہی نوید سنائی۔ مرزا محمود تو کابینہ اور فوج و پولیس کے عہدیدار بھی نامزد کر چکا تھا مرزا ناصر نے (ایک ربوہ کے سالانہ جلسہ میں جب ایئر فورس کے جہازوں نے ایئر مارشل ریٹائرڈ ظفر چوہدری کی قیادت میں ڈائی مار کر سلامی دی) کہا تھا ڈرنے کی کوئی بات نہیں یہ اس بات کا اشارہ ہے کہ "پھل پک چکا ہے اور تمہاری جھولی میں گرنے والا ہے"۔ یعنی تمہارا اقتدار آنے ہی والا ہے لیکن وہ اقتدار کی حسرت پوری ہوئے بغیر ہی موت کے منہ میں چلا گیا۔ تو مرزا طاہر اپنے من گھڑت یا بسیار خوری کی وجہ سے جو اوٹ پٹانگ خواب دیکھتا ہے ان پر الہامات کا لیبل لگا کر اپنی مایوس، دل شکستہ بلکہ قادیانیت سے متنفر ذریت خاص طور پر باغی نوجوانوں کو تسلیاں دے رہا ہے کہ خاطر جمع رکھو اب یہ پندرھویں صدی ہماری ہے اور یہ بہت سے انعامات لے کر آئے گی چنانچہ مرزا طاہر کی ایک کیسٹ دستیاب ہوئی ہے جس میں مرزا طاہر کا "خطبہ" جمعہ ہے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ یہ "خطبہ" الفضل میں شائع ہو چکا ہے لیکن اس کا یہ حصہ حذف کر دیا گیا ہے۔ مرزا طاہر کا خواب جس پر الہام کا لیبل لگا کر پیش کیا گیا ہے یہ ہے:۔

"آئندہ صدی بہت سے انعامات ہمارے سامنے لانے کو آ رہی ہے۔ خدا کے بے شمار انعامات جو اس صدی کے آغاز سے نازل ہونے شروع ہوئے۔ ہم ان کا احاطہ نہیں کر سکتے۔ بہت سی ایسی باتیں ہیں جن کا علم بعد میں ہوگا لیکن ایک بات میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں سب سے آخر پر لیکن سب سے اہم، اس صدی کا پہلا الہام جو مجھے ہوا وہ صدی کے آغاز کے ساتھ ہی ہوا، وہ تھا السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ بس ہم سلامتی کی جو باتیں کر رہے ہیں میں نے چاہا کہ آپ کو اس خوش خبری میں شریک کروں۔ وہ خدا جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ اس خدا کو گواہ ٹھہرا کر کہتا ہوں اللہ تعالیٰ نے اس صدی کا پہلا پیغام مجھے یہ دیا ہے۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ دنیا خواہ چاہے آپ کو ہزار لعنتیں زبانی ڈالتی پھرے۔ ہزار لاکھ کروڑ کوششیں کرے آپ کو مٹانے کی مگر اس صدی کے سر پر خدا کی طرف سے نازل ہونے والا سلام ہمیشہ آپ کے سروں پر رحمت کے سائے کئے رکھے گا۔ اور ان رحمتوں اور سلامتیوں کے سائے تلے آپ آگے بڑھیں گے یہ صرف میرے نام پیغام نہیں ہے بلکہ تمام دنیا کی جماعت کے لئے یہ پیغام ہے۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ، وبرکاتہ، وبرکاتہ کا لفظ تو مجھے یاد نہیں لیکن السلام علیکم ورحمۃ اللہ تو بالکل صاف کھلی آواز میں روشن آواز میں کہا۔ اور اس سے میرا دل حمد سے بھر گیا۔ کہ خدا تعالیٰ کی کیسی شان ہے۔ کہ اگلی صدی کے آغاز پر ہی جو صدی شروع ہو رہی تھی اس وقت خدا تعالیٰ نے بڑے پیار اور محبت کی آواز میں اور بڑی کھلی کھلی واضح آواز میں مجھے السلام علیکم کا تحفہ مجھ پر نازل فرمایا۔ تاکہ میں اسے تمام دنیا کی جماعتوں کے سامنے پیش کر سکوں۔"

(خطبہ جمعہ مرزا طاہر احمد بمقام لندن مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۸۹ء)

آپ نے مرزا طاہر کا الہام پڑھا اس میں پہلے تو کہا کہ یہ صدی انعامات لے کر آ رہی ہے قادیانی سورۂ فاتحہ میں "انعمت علیھم" سے نبوت کا انعام مراد لیتے ہیں۔ مرزا طاہر کے اس جملے سے کہ یہ صدی انعامات لے کر آ رہی ہے معلوم ہوتا ہے کہ اب مرزا طاہر جلد کچھ عرصہ بعد بلکہ برطانیہ سے "نبوت کا انعام" حاصل کرنے ہی والے ہیں جبکہ ان کے ایک معتقد ڈاکٹر کو "سر" کا انعام حال ہی میں مل چکا ہے ہمارے مؤقف کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ اس بیان میں مرزا طاہر نے اپنے ایک الہام "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کا انتہائی شد و مد سے اظہار کیا ہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ وبرکاتہ' کا لفظ مجھے یاد نہیں کہا یا نہیں۔ ہمارے خیال میں کچھ دنوں بعد یہ پورا الہام ہو جائے گا اور اسی وقت دعوائے نبوت بھی سامنے آ جائے گا۔ اور پھر قادیانی جس طرح درود شریف سے مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت ثابت کرنے کی لاحاصل کوشش کرتے رہتے ہیں اسی طرح اس الہام کے بارے میں کہنا شروع کر دیں گے کہ

باقی صفحہ ۱۴ پر

امام الصحابہ

جانشین رسول

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خاندانی ونسبی، پاکدامنی، اور شرافت وعزت بے داغ و مخلص شخصیت وسیرۃ، ایمانی سبقت و فوقیت اور بے نظیر و بے مثال ایثار و وفا اور استقامت، دینی و سیاسی کردار کی تاریخی قدر و اہمیت قرآن کریم اور حدیث مبارک کی واضح اور ناقابل تردید نصوص قطعیہ سے ثابت شدہ ہے۔

یہ دنیا کا پہلا بالغ نظر انسان ہے جس نے ہادی عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے موقف کی دو ٹوک تصدیق کی اولیت کا شرف حاصل کیا پھر انہیں کی ترغیب پر سیدنا عثمانؓ بن عفان، طلحہؓ، زبیرؓ، سعد بن ابی وقاصؓ، عبدالرحمٰنؓ بن عوف جیسے نامور فرزند اسلام مشرف بہ اسلام ہوئے۔ یہ حضرات چونکہ اپنے اپنے قبیلوں کے سردار تھے جب یہ حلقہ بگوش ہوئے تو ان کی وجہ سے کثیر تعداد میں لوگ اسلام قبول کرنے لگے۔

پیکر ایثار : امام الصحابہ سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے اس دور ابتلا و آزمائش میں ایثار و قربانی کی مثال قائم کی۔ جب دشمنان اسلام سماجی اور معاشی بائیکاٹ سے فرزندان اسلام کو نیست و نابود کرنے پر کمر بستہ تھے اس عاشق صادق نے مشرف اسلام ہوتے ہی چالیس ہزار کی کثیر رقم اسلامی بیت المال میں جمع کرا دی پھر مسلسل ایثار کرکے کفار کی تحریک موالاۃ مبہم خاک میں ملا دی اللہ کے رسولؐ نے صدیقی جود وفاؤں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا اگر میری پوری اُمت کے ایمان کا ابوبکر کے ایمان سے موازنہ کیا جائے تو صدیق اکبرؓ کا ایمان بڑھ جائیگا۔ اس لئے کہ یہ اس وقت نبی کریم محمدؐ کا دوست تھا جب ساری دنیا دشمن تھی انہوں نے اس وقت موقف رسولؐ کا اقرار کیا جب ہر طرف سے انکار ہو رہا تھا۔ سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے اس وقت وفا کی جب ہر طرف سے ظلم و جفا کا دور تھا۔ مردوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والا حمایت حق کے پاداش میں کفار کے ہاتھوں اذیتیں اٹھانے والا۔ اسلام کی اشاعت کے دور اساسی میں اپنا سب کچھ لٹانے والا اپنے گھر میں جگہ مخصوص کرکے سب سے پہلے مسجد بنانے والا اسلام کا وہ پہلا خطیب کہ جس کی آواز نے کفر و شرک کی دنیا میں تہلکہ مچا دیا جن کے گھر میں رحمت عالم مشورہ کے لئے ہر روز آتے رہے ہادی عالم کی پہلی شادی میں موثر کردار ادا کرنے والا، پھر سیدہ خدیجہؓ کے انتقال کے بعد اپنی لخت جگر سیدہ عائشہ صدیقہ الحمیراؓ کو خانوادہ رسالت میں بھیج کر آباد کرنے والا، معراج مصطفیؐ کی برجستہ تائید کرکے صدیق کا خطاب پانے والا، سفر ہجرت میں رفاقت نبھانے والا۔ اس سفر کے لئے رحمت دو عالم محمدؐ کو سواری پیش کرنے والا بلکہ خود سواری بن جانے والا بلکہ نور میں اللہ کے محبوب کو اپنی گود میں سلانے والا، یہی ابوبکر صدیقؓ ہی تو ہے۔

صاحب رسولؐ یہ انفرادی سعادت صرف انہیں کے حصہ میں آئی کہ قرآن کریم میں انہیں صاحب رسولؐ کہا گیا۔

"اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا"

انہیں کے گھرانے کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ چار پشتوں تک اسلام کو پذیرائی ملی۔ غزوہ بدر اور احد میں رسولؐ اکرم کے مقرب نظر آتے ہیں۔ اور متعدد بار نطق رسالتؐ سے جنت کی بشارت حاصل کرتے رہیں۔

خاتم الانبیاء محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ربیع الاول ۱۱ھ میں سفر آخرت فرمایا وفات سے کچھ روز قبل آپؐ نے فرمایا نمازوں میں اُمت کی امامت کے لئے اور [illegible] ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ نے عرض کیا اللہ کے رسولؐ میرا باپ بہت ہی رقیق القلب ہے آپ کی جگہ مصلی پر کھڑا ہونا ان کے لئے مشکل ہوگا مگر رسالت مآب نے تاکیداً فرمایا کہ ابوبکر ہی نمازیں پڑھائیں گے پیغمبر کا یہ فیصلہ کن انداز مظہر ہے کہ منشا خداوندی یہی تھی جس کا اظہار وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحی کے نطق صداقت سے ہوا۔ اور وہی رسولؐ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے سترہ نمازیں حضور اکرم محمدؐ کی حیات طیبہ میں اُمت کو پڑھائیں۔ قبل ازیں امیر حج مقرر کئے گئے تھے۔

وصال نبوی کے بعد مرکز اسلام پر خطرات کے سائے منڈلاتے نظر آ رہے تھے صیہونی لابی کی یہ گہری سازش تھی کہ پیغمبر اسلام کی جانشینی کے مسئلے کو متنازعہ بنا کر امت مسلمہ کو انتشار و افتراق کے شعلوں میں جھونک دیا جائے۔ اس نازک موڑ پر ثقیفہ بنو ساعدہ کے روشن ضمیر مسلمانوں نے صحیح اقدام کیا۔ فوراً اجلاس بلایا جس میں جلیل القدر مہاجر و انصار صحابہ کرامؓ نے پوری متانت و اعتماد سے وصی رسول امام الصحابہؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی قیادت پر اظہار اطمینان کا اعلان کر دیا اور یوں دشمنان اسلام و منافقین کے تخریبی عزائم خاک میں ملا دیے۔ بحمد اللہ یہ آغاز بہتر انجام سے ہمکنار ہوا۔ پوری امت اس انتخاب پر متفق ہو گئی اور وہ خلافت موعود جس کا وعدہ ... قرآن کریم میں کیا گیا۔ پورے تزک و احتشام سے منظر عام پر آ گئی۔

مسند آرائے خلافت ہوتے ہی بے پناہ مسائل کا سامنا کرنا پڑا سب سے پہلے جو نازک صورت حال پیش آئی۔ وہ رحمت دو عالمؐ کی وفات سے پیدا ہونے والا جذباتی رد عمل تھا جس نے بڑے بڑے حوصلہ مند اصحاب کے دل و دماغ کو ہلا کر رکھ دیا۔ امام عدل و حریت داماد سیدنا علی المرتضیٰؓ سیدنا فاروق اعظمؓ شمشیر بکف بپھرے ہوئے زخمی شیر کی مانند سرگرداں تھے۔ یہ کہتے ہوئے کہ خبردار کسی نے یہ کہا کہ آنحضرتؐ فوت ہو گئے ہیں تو میری تلوار اسے مزہ چکھائے گی۔ سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ کی فراست اور تدبر اس موقع پر کام آیا۔ آپ نے دوسرے اصحاب رسولؐ اور سیدنا فاروق اعظمؓ کو سمجھایا اور یوں خطبہ ارشاد فرمایا جس نے محمدؐ کو معبود سمجھ رکھا ہے۔ وہ سن لے کہ اس کا معبود فوت ہو گیا۔ مگر جس نے اللہ کو معبود سمجھا ہے اس کا معبود زندہ ہے اور زندہ رہے گا۔ یہ ایک نفسیاتی مگر حقیقت پسندانہ تجزیہ تھا کہ ہر دل میں اتر گیا۔ سیدنا فاروق اعظمؓ کو بھی یقین ہو گیا کہ واقعی یہ حادثہ گذر چکا ہے اب رونا دھونا نہیں بلکہ جانشین رسول سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی رہنمائی میں مرکز اسلام کی حفاظت کا فریضہ ادا کرنا ہے۔ رحمت دو عالمؐ کی تجہیز و تدفین کے بعد سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے جن محاذوں کو اولیت دی ان میں لشکر اسامہ کی روانگی جو سرتاج الانبیاء محبوب کائناتؐ کی حیات طیبہ کا آخری فوجی اقدام تھا مگر رحمت عالمؐ کے سانحۂ ارتحال کے باعث اس کی روانگی ملتوی کرنا پڑی سیدنا صدیق اکبرؓ نے پہلا یہی کام کیا۔ بعض اکابر صحابہ کی رائے تھی کہ چند روز اس میں تاخیر کر دی

تضمین

از سید سلمان احمد عباسی خطیب جامع مسجد مرکزی ٹوبہ ٹیک سنگھ

شانِ رسول ہاشمی — بلغ العلیٰ بکمالہٖ
وصفِ رُخِ پُرنور ہے — کشف الدجےٰ بجمالہٖ
قرآں ہے اخلاق نبی — حسنت جمیع خصالہٖ
صلّوا علیہ وصحبہٖ — صلّوا علیہ وآلہٖ

فارسی

شانِ رسول ہاشمی — بلغ العلیٰ بکمالہٖ
وصفِ رخ نورانیش — کشف الدجےٰ بجمالہٖ
قرآن بودہ خُلقِ او — حسنت جمیع خصالہٖ
بالاحتساب و بالیقیں — صلّوا علیہ وآلہٖ

جا رہے مگر سیدنا صدیق اکبرؓ نے اپنی دُور رَس رائے اور عمیق فراست سے کام لیتے ہوئے حضرت اُسامہ بن زیدؓ کی قیادت میں یہ فوجی دستہ روانہ کیا۔ جو بحمد اللہ فتح و نصرت کے پھریرے لہراتا ہوا واپس آیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے تھے کہ ہم نے اس مہم کو ابتداء میں ناپسند کیا مگر نتائج دیکھ کر تعریف ہی کرتے رہے کہ خلیفہ رسولؐ کا رب العزت نے سینہ کھول دیا۔ رومی قیصر کے اسلام دشمن عزائم کو ملحوظ رکھتے ہوئے بھرپور تیاری کے ساتھ لشکر اسلامی کی روانگی سرحدوں پر روانگی کا اہتمام ہوا منکرین زکوٰۃ کی سرکوبی کیلئے مؤثر اقدام کیا۔ یمن، نجد، اور عرب کے صحرا نشین قبائل میں نو مسلم آبادی کا کچھ حصہ منافقین کی انگیخت پر زکوٰۃ ادا کرنے سے منکر ہوا سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے اس موقع پر دو ٹوک انداز اپنایا فرمایا زکوٰۃ کی مد میں اونٹ کی ایک رسی وصول کرنے کیلئے بھی جہاد ہوگا۔ کسی کو امت میں تفریق و انتشار کی ضرورت نہیں دی جا سکتی۔ جانشین رسولؐ کی یہ مؤثر حکمت عملی کارگر ہوئی اور فتنہ انکار زکوٰۃ کا قلع قمع کر دیا گیا اور یوں امت ایک سنگین اندرونی بحران سے محفوظ ہو گئی۔

تحفظ ختم نبوت : دشمنان اسلام کی سازش پر وصال نبوی کے بعد کچھ بدبختوں نے دعویٰ نبوت کر دیا۔ ان جھوٹے مدعیان نبوت میں طلیحہ اسدی، سجاح تغلبیہ اور مسیلمہ کذاب خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ختم نبوت ملت اسلامیہ کی نظریاتی اساس ہے اور اس کی نزاکت کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ جانشین رسولؐ نے اس فتنہ کے سدباب میں ایک لمحہ کی تاخیر گوارہ نہ کی بڑی تاریخ ساز جدوجہد کے بعد جھوٹے مدعیان نبوت کا صفایا کر دیا۔ اس مہم میں فرزندان اسلام نے بے پناہ جانی و مالی قربانی دی جس کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ دور رسالتؐ میں مختلف غزوات میں جام شہادت نوش کرنے والے شہداء کی تعداد سے دور صدیقی میں مسئلہ ختم نبوت کی حفاظت کے لیے شہید ہونے والے شہداء کی تعداد زیادہ بنتی ہے۔ ان مہمات میں سیدنا ابوبکر صدیق اکبرؓ نے مندرجہ ذیل جرنیلوں کو کو مختلف محاذوں پر مامور فرمایا۔ حضرت قعقاع بن عمروؓ، حضرت خالد بن ولیدؓ، حضرت علاء بن حضرمیؓ، حضرت طریفہ بن حاجز، حضرت مہاجر بن ابی امیہ، حضرت عکرمہ، حضرت حذیفہ بن محصن حمیری رضی اللہ عنہم۔

آپ نے دورِ خلافت میں ایرانی کسریٰ اور رومیوں کی سرکوبی میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ ان مہمات میں ایرانی سپہ سالار جنگ میں مارے گئے۔ اور رومی بادشاہت کے پرخچے اڑا کر رکھ دیے۔ جس کے اثرات و نتائج سے ایرانیوں کی اور عیسائی حکومتوں کی کمر توڑ کر رکھ دی۔ اندرونی فتنوں کی سرکوبی کے بعد یرموک دمشق اور شام کے کئی دوسرے مقامات پر فتوحات حاصل ہو چکی تھیں۔ ادھر عراقی محاذ سے ایرانی کسریٰ کی جانب عساکر اسلامی کی فاتحانہ پیش قدمی لیظہرہ علی الدین کلہ کا دل آویز منظر دکھا رہی تھی کہ سیدنا ابوبکر صدیقؓ کو روضۂ اطہرؐ اپنے محبوبؐ کی تنہائی کا خیال آگیا اور بس دنیا سے دل کو خیر باد کہہ کر آخرت کی تیاری کر لی۔

سفر آخرت : ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں ایک دن بہت سردی تھی۔ سیدنا صدیق اکبرؓ نے غسل کیا تو شدید بخار نے آلیا۔ کئی روز بخار کی حالت میں نماز ہی مسجد میں ادا کرتے رہے جب نقاہت بہت زیادہ بڑھ گئی تو سیدنا عمر فاروق اعظمؓ کو امامت کے لئے نامزد کر دیا۔ اکابر صحابہ سے مشورہ کرتے رہے اور ان کو رائے معلوم کرتے رہے۔ بالآخر بہت غور و فکر کے بعد امت کی آئندہ قیادت کے لیے سیدنا فاروق اعظمؓ کو اپنا جانشین نامزد کر دیا۔ بحمد اللہ پوری امت اس انتخاب پر مطمئن و متفق ہوئی اور کوئی غیر مطمئن نہ ہوا۔ ایسے شخص کا انتخاب عمل میں آیا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ کا صحیح یار، غمخوار اور بجائے امت میں قابل اعتماد، بہترین اور مقبول ترین شخص تھا۔ جانشین رسولؐ یہ کا فیصلہ ان کی فراست و بصیرت اور بے لوث اخلاص کا آئینہ دار تھا۔

ذاتی وصیت : ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے بے پناہ محبت تھی انہیں بلا کر فرمایا جان پدر! میرے پاس مسلمانوں کے مال میں سے ایک خادم، اونٹ اور دو اونٹنیاں ہیں۔ میری موت کے بعد یہ سیدنا عمر فاروق اعظمؓ کے سپرد کر دینا۔ اصحاب کے مشورہ پر مجھے جو مشاہرہ دیا جاتا رہا جو تقریباً چھ ہزار درہم بنتا ہے سب کا سب بیت المال میں واپس کر دینا۔ اس کے لئے میری اراضی اور متاع خانہ فروخت کر دینا۔ اگر پھر بھی پورا نہ ہو تو میرے قبیلہ کے لوگوں سے اپیل کرنا۔ یہ رقم بیت المال میں جمع کرا دینا۔ ... ذیل

باقی صفحہ ۲۷ پر

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بحیثیت ایک مثالی حکمران

آفتاب نبوت، ظاہری طور پر دنیا سے روپوش ہوچکا ہے۔ اب سوال یہ آپڑا ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ کون ہو، رؤسائے "انصار" سقیفۂ بنی ساعدہ میں جمع ہیں۔ اور بربنائے اخلاص یہ سمجھ رہے ہیں کہ "خلافت رسولؐ" کے سب سے زیادہ مستحق لوگ ہم ہیں، ادھر مہاجرین بھی پہنچ چکے، یہ سمجھتے ہیں "خلیفۂ رسولؐ کوئی مہاجر منتخب ہو" بات یہاں تک پہنچی، کہ ایک امیر انصار سے ہو ایک مہاجرین سے کہ اتنے میں ایک انصاری بزرگ بشیر بن سعدؓ کھڑے ہوگئے اور اپنی جماعت انصار کو مخاطب کرکے فرمانے لگے۔

"اے جماعت انصار! اگر ہم نے اسلام کی خدمات میں حصہ لیا۔ تو خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کے رسول پاک کی اطاعت کے لئے لیا، اس میں کسی پر احسان جتانے کا موقع ہے؟ اور اس کے عوض متاع دنیا طلب کرنا کہاں مناسب ہے!"

یہ ہے اخلاص اور حق گوئی کی ایک مثال، جو لوگ اپنی خدمت کے معاوضہ کے لئے جدوجہد کرتے ہیں۔ اور اپنی قومی خدمت کی دلیل بناتے ہیں۔ اسمبلی، کونسل اور حکومت کی کرسی حاصل کرنے کے لئے ان کے لئے اس واقعہ میں بڑی عبرت و بصیرت ہے۔

صدیق اکبرؓ متفقہ طور پر رسول منتخب ہوگئے۔ اور "خلیفۂ اسلام" کی حیثیت سے پہلا بیان دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اے لوگو! میں تمہارا حاکم بنادیا گیا ہوں۔ حالانکہ میں تم سے بہتر نہیں ہوں۔ اگر کوئی اچھا کام کروں تو میری مدد کرو، اور اگر کوئی غلطی کروں تو اصلاح کردو۔ دیکھو سچائی امانت ہے اور جھوٹ خیانت ہے۔ تم میں جو شخص کمزور ہے۔ وہ میرے نزدیک قوی ہے۔ جب تک کہ میں اس کا حق نہ دلادوں۔ انشاء اللہ اور تم میں جو قوی ہے۔ وہ میرے نزدیک کمزور ہے۔ جب تک کہ میں [illegible] دوسروں کا حق نہ لے لوں انشاء اللہ، جس قوم نے بھی اللہ کے راستے میں جہاد کرنا چھوڑ دیا اللہ نے اسے ذلیل کردیا اور جس قوم میں بدکاری پھیل جاتی ہے، خدا اس میں مصیبت کو پھیلا دیتا ہے۔ دیکھو جب تک میں خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کروں، تم بھی میری اطاعت کرو، اور جب میں خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کروں تو تم بھی میری اطاعت سے آزاد ہو۔"

یہ اپنی منصبی اور دینی ذمہ داری کا احساس ہے۔ نہ خود ستائی ہے۔ کہ میں ملک میں دودھ کی نہریں بہادوں گا۔ اور نہ تعلّی ہے۔ کہ اب میں بہت زیادہ قابل احترام ہوں۔ اب افراد کی حمایت کا اعلان ہے۔ کہ وہ کمزور ہے تو نزدیک قومی حیثیت رکھتا ہے جو ایک بڑا سالار ہے۔ اور اخلاق و اعمال کی اصلاح کے لئے دردمندانہ بیان ہے۔

صدیق اکبرؓ لشکر اسامہؓ کو اس طرح روانہ کر رہے ہیں کہ حضرت اسامہ گھوڑے پر سوار ہیں۔ اور خود خلیفہ ان کے ساتھ پیدل چل رہے ہیں۔ حضرت اسامہؓ کہتے ہیں یہ بھلا معلوم نہیں ہوتا کہ خلیفہ پیدل ہو اور اس کا ایک ادنیٰ سپاہی سوار۔ یہ سن کر صدیق اکبرؓ فرماتے ہیں۔

"خدا کی قسم! دونوں باتوں میں سے کوئی بات بھی نہیں ہوسکتی، کیا حرج ہے اگر میں خدا کے راستہ میں تھوڑی دور تک اپنا پاؤں غبار آلود کرلوں۔ جبکہ غازی کے ہر قدم کے بدلے سات سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں!"

یہ ہے جذبۂ ایمان، ان اسلاف کا قلب و دماغ کتنا روشن تھا۔ اور ملاحظہ فرمائیے۔ جب جدا ہونے لگے تو سپہ سالار کو کیسی سنہری اور بیش قیمت نصیحتیں فرمارہے ہیں صدیق اکبرؓ خلیفہ کی حیثیت سے ہدایات دیتے ہیں۔

"دیکھو خیانت نہ کرنا" دھوکہ نہ دینا، مال نہ چھپانا، کسی کے اعضاء کو نہ کاٹنا، بوڑھوں، بچوں، اور عورتوں کو قتل نہ کرنا، کھجور کے درختوں کو نہ جلانا، پھل والے درختوں کو نہ کاٹنا، اور کھانے کی ضرورت کے سوا کسی بکری، گائے، یا اونٹ کو نہ کاٹنا، تمہارا گذر ایک قوم پر ہوگا جو دنیا کو چھوڑ کر اپنی خانقاہوں میں بیٹھی ہوگی۔ تم اس سے تعرض نہ کرنا۔

ان نصیحتوں کو بار بار پڑھئے۔ اور غور کیجئے کہ ایک خلیفہ اپنی جہاد پر جانے والی فوج کو کتنی بیش قیمت ہدایت کررہا ہے۔ انصاف سے سوچئے کہ اس میں وحشت و درندگی کا خاتمہ ہے، یا طوفان بدتمیزی کی اجازت، کیا آج کل کے حکمرانوں کے لئے ان نصیحتوں میں غور و فکر اور اقتدار کی بات نہیں، اگر ہے اور یقیناً ہے تو پیروی کرنا چاہئے

فتنۂ ارتداد کی آگ مشتعل ہے، لوگوں نے زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کردیا ہے۔ صدیق اکبرؓ صحابہ کرام سے مشورہ کرتے ہیں۔ سب لوگ یہ رائے دیتے ہیں کہ "وقت نازک ہے، جو لوگ صرف زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ ان کے ساتھ نرمی کی جائے"، مگر خلیفۂ رسولؐ سمجھ رہے تھے۔ آج کی معمولی رعایت دین کی بنیاد ہلا ڈالے گی۔ اعلان فرماتے ہیں:

"خدا کی قسم! اگر کوئی ایک بکری کے بچہ دینے سے بھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا جاتا تھا۔ انکار کردے گا تو میں اس کے خلاف بھی جہاد کروں گا۔"

اسے کہتے ہیں عزیمت اور دینی حمیت و غیرت، حق کے لئے اس کی پرواہ نہیں کی جاتی کہ کون ساتھ دیتا ہے۔ اور کون نہیں، اسلام کی راہ میں مداہنت و رعایت پسند نہیں ہے۔

اس موقعہ پر سپہ سالاروں کے نام صدیق اکبرؓ نے جو ہدایت نامہ جاری کیا تھا، وہ ہم سب کے پڑھنے کے لائق ہے۔ فرماتے ہیں:

"میں مجاہدین اسلام کو ہدایت کرتا ہوں، کہ وہ ہر حال میں خدا سے ڈریں۔ حکم خداوندی کی تعمیل میں پوری کوشش کریں۔ جو لوگ حلقۂ اسلام سے نکل کر شیطان کے جال میں پھنس گئے ہیں۔ ان کے ساتھ جہاد کریں۔ لیکن تلوار اٹھانے سے پہلے انہیں اسلام کا پیغام پہنچائیں۔ اور ان پر حجت پوری کریں۔ اگر وہ اسلام قبول کرلیں، تو ہاتھ روک لیں —

امیر لشکر اپنے ساتھیوں کو جلد بازی اور فساد سے روکے، دشمنوں کی بستی میں اندھا دھند نہ گھسا جائے۔ خوب دیکھ بھال کر داخل ہونا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ مسلمانوں کو نقصان پہنچ جائے۔ سردار فوج کوچ، اور قیام کی حالت میں اپنے ماتحتوں کے ساتھ میانہ روی اور نرمی کا برتاؤ کرے۔ ان کی دیکھ بھال رکھے ان کے ساتھ اچھی طرح پیش آئے۔ اور گفتگو میں نرمی اختیار کرے۔"

اس ہدایت میں کہیں خود غرضی، جذبات، اور بے جا پاسداری کا نام و نشان ہے۔ لفظ لفظ سے اخلاص و للّٰہیت عیاں ہے۔ مسلمانوں اور پیغمبر اسلام پر ایمان رکھنے والوں کے لئے اس میں بڑی عبرت و بصیرت ہے۔

۱۳ھ میں مہماتِ شام سامنے آئے تو فوج کو مختلف اطراف میں بھیجا، اس موقع پر بھی لشکر کو رخصت کرنے کے لئے کچھ دور پیدل تشریف لے گئے۔ اور رخصت کرتے ہوئے سردارانِ لشکر کو بیش قیمت نصیحتیں فرمائیں! ان میں سے بعض سنہری نصیحتیں یہ ہیں:

(۱) ہر حال میں خدا سے ڈرنا، وہ باطن کو بھی اسی طرح دیکھتا ہے جس طرح ظاہر کو۔

(۲) اپنے ماتحتوں سے نصیحت کرنا۔ اور ان کے ساتھ بھلا برتاؤ کرنا۔

(۳) جب انہیں نصیحت کرو، تو مختصر نصیحت کرنا کیونکہ جب بات لمبی ہوتی ہے۔ تو اس کا ایک حصہ دوسرے کو بھلا دیتا ہے۔

(۴) پہلے اپنے نفس کی اصلاح کرنا، دوسرے خود بخود اصلاح پذیر ہو جائیں گے۔

(۵) جب تمہارے پاس دشمن کے سفیر آئیں، تو ان کی عزت کرنا۔

(۶) اپنے بھید کو چھپانا، تاکہ تمہارا انتظام درہم برہم نہ ہو۔

(۷) رات کو اپنے ساتھیوں کی مجلس میں بیٹھنا۔ تاکہ تمہیں ہر قسم کی خبریں معلوم ہوں۔

(۸) ہمیشہ سچی بات کہنا تاکہ صحیح مشورہ ملے۔

(۹) لشکر میں پہرہ چوکی کا عمدہ انتظام کرنا، کبھی کبھی اچانک پہنچ کر پہرہ داروں کے کام کی نگرانی بھی کرتے رہنا۔

(۱۰) جھوٹوں کی صحبت سے بچنا، سچے اور وفادار ساتھیوں کی صحبت اختیار کرنا۔

(۱۱) جن سے ملو اخلاص سے ملو، اور بد دلی اور خیانت سے بچنا۔

(۱۲) تم کچھ لوگوں کو دیکھو گے۔ کہ دنیا سے بے تعلق اپنی عبادت گاہوں میں بیٹھے ہیں، ان سے ہرگز نہ الجھنا اور انہیں ان کے حال پر چھوڑ دینا۔"

اللہ کا خوف ہمارے اسلاف پر کتنا غالب ہے۔ یہ نہیں فرماتے کہ قانون کی خلاف ورزی تمہاری دنیاوی ہی زندگی کیلئے مضر ہوگی، بلکہ زیادہ خوف خدا اور آخرت کا ہے، ظاہر کے ساتھ باطن کی اصلاح کا بھی حکم ہے۔ دوسروں کے عیب سے زیادہ اپنے عیوب پر نظر رکھنے کی تاکید ہے۔ کاش آج ہمارا گمراہ انسان ان باریکیوں کو یقین کے ساتھ سمجھ لے اور عمل پیرا ہو جائے۔

اربابِ حکومت اور سپہ سالارانِ فوج کے لئے ان نصیحتوں اور ہدایتوں میں بڑا بیش قیمت سبق ہے۔ وہ ان کو پڑھیں اور اپنے نیچے والوں کو سنائیں۔

شام کی مہمات کے سلسلہ میں مسلمانوں کی تین چار جماعتیں الگ الگ سپہ سالار کی قیادت میں روانہ ہوئی تھیں اور رومی فوج ہر ایک کے مقابلہ میں کئی گنا زیادہ روانہ ہوئی۔ مسلمانوں کو معلوم ہوا کہ ڈھائی لاکھ رومی چار مختلف حصوں میں بٹ کر آرہی ہے۔ اگر ہم نے الگ الگ مقابلہ کیا تو پیس ڈالے جائیں گے۔ حضرت عمرو بن العاصؓ نے رائے دی کہ ہم سب یکجا ہو کر مقابلہ کریں۔ تو انشاء اللہ تعداد کی قلت مضر نہ ہوگی۔ سب نے آپ کی اس رائے کو پسند کر لیا۔ چنانچہ دربارِ خلافت سے اس کے لئے اجازت طلب کی گئی۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے اجازت مرحمت فرما دی، مگر ساتھ ہی یہ بھی لکھا۔ "مسلمان تعداد کی کمی کے سبب کبھی مغلوب نہیں ہو سکتے، البتہ اگر وہ گناہوں میں گھر گئے تو مغلوب ہو جائیں گے۔ لہٰذا انہیں گناہوں سے بچنا چاہئے۔"

ایمان اور پختگی اسے کہتے ہیں۔ آج کے مسلمان اسے بار بار پڑھیں، اور خوب غور کریں۔ کہ کیا بات یونہی نہیں ہے عہدِ نبویؐ اور خلفائے راشدین کے عہدِ خلافت میں جو لڑائیاں پیش آئی ہیں، ان کا مطالعہ کیا جائے۔ تاریخوں سے پوچھا جائے کہ مسلمان کبھی تعداد سے گھبرائے، خدا کی قسم! اگر آج بھی مسلمان گناہوں سے ہاتھ اٹھا لیں۔ تو دنیا کی ساری طاقت مل ملا کر بھی ایک مسلمان کا بال بیکا نہیں کر سکتی موجودہ دور میں بھی ان خدا ترس بزرگوں کو دیکھئے۔ جو گناہوں سے الگ تھلگ ہیں۔ کہ کیسی باعزت زندگی گزار رہے ہیں۔

ممالک اسلامیہ کے اربابِ حکومت اور دوسرے افرادِ امت کے لئے بھی اس "نامہ صدیقی" میں بڑی عبرت و بصیرت ہے۔ جو دوسروں کے سہارے زندگی کے دن گزار رہے ہیں۔ وہ لرزہ براندام ہیں۔ کہ اگر فلاں حکومت ہم سے خفا ہو گئی، تو خیر نہیں، کیا یہ سارے حالات اعمال و اخلاق کی پیداوار نہیں ہیں؟ کاش مسلمان سوچتے کیا تھے۔ اور گناہوں نے ان کو کتنا پامال کر دیا۔

صدیق اکبرؓ کی مدت خلافت کل دو سال تین مہینے اور دس دن ہے مگر اس قلیل عرصہ میں آپ نے جو کارنامے انجام دیئے۔ اس کی گواہی تاریخ کے پارینہ اوراق دیں گے۔ ۱۲ جمادی الاخریٰ ۱۳ھ کو جب آپؓ بخار میں مبتلا ہوئے اور آپ کو اپنی وفات قریب نظر آنے لگی۔ تو آپ نے یہ وصیت فرمائی۔

"میری زمین فروخت کر کے روپیہ ادا کر دیا جائے۔ جو میں نے خلیفۂ خلافت کی صورت میں وصول کیا ہے۔"

دیکھ رہے ہیں خلیفۂ اسلام کی خشیتِ الٰہی کا نقشہ! بیت

جہدِ مُسلم

جہدِ مُسلم کہ تیز طوفاں ہے
جو کہ روکے سے رُک نہیں سکتا
سر مُسلماں کا کٹ تو سکتا ہے
پر جھکانے سے جھک نہیں سکتا!

—— شاہین اقبال اثر کراچی

المال کی جو رقم صحابہ کرامؓ کے مشورے سے لینا قبول کیا تھا۔

اسے بھی آخری وقت میں ادا کر دینے کی تاکید فرما رہے ہیں چنانچہ اس حکم کی تعمیل بھی کی گئی اور بیت المال کی کل رقم آپ کی جائیداد سے ادا کر دی گئی۔

حالانکہ یہ وہ بزرگ ہیں جن کی بدولت "اسلام" کے نام پر تنخواہ تھی۔ جو خلافت سے پہلے کامیاب کاروبار کے مالک تھے "اور وہ کاروبار خلافت" ہی کی وجہ سے صحابہؓ نے آپ کو مجبور کیا تھا کہ کاروبار چھوڑیئے بیت المال سے اپنی ضروریات پوری کیجئے۔

کیا اس "وصیت صدیقی" میں ان ارباب حکومت کے لئے کوئی سبق نہیں۔ جو لاکھوں روپے حکومت کے خزانے سے وصول کرتے ہیں۔ اور پھر پبلک پر احسان جتاتے ہیں۔ جن حکام اور افسروں نے حکومت کے خزانے کو اپنی موروثی جاگیر سمجھ رکھا ہے۔

اپنی وفات کے قریب صدیق نے کفن کے متعلق وصیت کرتے ہوئے فرمایا۔

"جو کپڑا اس وقت میرے بدن پر ہے [illegible] میں کفنا دینا۔"

اس پر حضرت عائشہ صدیقہؓ آپ کی پیاری بیٹی نے کہا۔ "ابا جان یہ تو پرانا ہے۔" یہ سن کر آپ نے جواب دیا:۔

"میرے لئے یہی پھٹا پرانا کافی ہے۔"

اللہ اکبر! یہ ہے عجز و انکساری، جس نے آپ کی زندگی میں لاکھوں روپے اسلام کی اشاعت اور تبلیغ دین میں خرچ کئے بیسیوں غلاموں، لونڈیوں کو آزاد کیا۔ اور بھاری بھاری رقم میں خرید خرید کر آزاد کیا۔ سینکڑوں یتیموں اور بے کسوں کی امداد کی۔ وہ اخیر وقت میں یہ بھی نہیں پسند کرتا کہ اس کے کفن میں نیا کپڑا دیا جائے۔

آپ کی یہی خصوصیات ہیں۔ جن کی وجہ سے یہ تسلیم کر لیا گیا ہے۔ کہ خدا کے نبیوں اور رسولوں کے بعد انسانی جماعت میں سب سے برگزیدہ آپ ہی ہیں۔

انہی حضرت صدیق اکبرؓ کا واقعہ ہے کہ جب رسول اکرمؐ کی وفات کی خبر سن کر جاں نثاروں پر بجلی سی گر گئی۔ اور بہت سے جلیل القدر صحابہ کرام کے ہوش و حواس جاتے رہے۔ اس وقت آپ نے یہ تقریر فرمائی۔

"جو لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتے تھے۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ آپ کا تو وصال ہو گیا، لیکن جو لوگ خدا کی عبادت کرتے تھے۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ زندہ ہے۔ اور وہ کبھی نہیں مرے گا۔"

اس کے بعد وہ آیت پڑھی جس میں رب العزت نے یہ خبر دی تھی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک رسول ہی تو ہیں جن سے پہلے بہت سے رسول گذر چکے ہیں۔ تو کیا خدانخواستہ یہ رسول وفات پا جائیں یا شہید ہو جائیں گے۔ تو تم دین سے پھر جاؤ گے؟

اس تقریر کا صحابہ کرام پر بہت ہی اچھا اثر ہوا اور آنکھوں کے سامنے سے پردہ اٹھ گیا جو غم اور افسوس نے ڈال رکھا تھا۔

اس تقریر پر غور کیجئے ایمان کتنا مضبوط اور ٹھوس ہے عاشق نبیؐ ہیں۔ ان کی ایک ایک ادا پہ جان دیتے ہیں۔ مگر جب دین کی بات آ گئی تو کتنی برجستہ اور بروقت تقریر فرمائی۔

شروع اسلام کا واقعہ ہے کہ ایک دفعہ صدیق اکبرؓ کافروں کے مظالم سے مجبور ہو گئے اور [illegible] حبشہ کا ارادہ فرما لیا ابن الدغنہ جو کافر تھا۔ اس سے [illegible] ہو گئی۔ وہ کہہ سکر لوٹا لایا اور اپنی پناہ کا اعلان کر دیا [illegible] عائد کرنی چاہی۔ قرآن کی تلاوت جہری [illegible] یہ سن کر آپ نے صاف فرما دیا۔

"مجھے تمہاری پناہ [illegible] میرے لئے اللہ کی پناہ کافی ہے۔"

خدا پر بھروسہ اسلام [illegible] کو کتنا اعتماد اور بھروسہ تھا۔ اللہ اکبر کہیں ان میں [illegible] جنبش اور کمزوری کا اس سلسلہ میں پتہ نہیں چلتا۔ کا [illegible] یہ کھوئی ہوئی دولت پھر ہمیں میسر ہو جائے۔

دین سے شیفتگی کا ایک واقعہ سننے کے لائق ہے کہ خلیفہ رسول کو دین کی عزت کتنی محبوب تھی۔ عراق میں ایک مقام "حیرہ" ہے ضرورت آ پڑی تو یہاں سے حضرت خالدؓ کو شام کی طرف بھیج دیا گیا۔

یہاں ان کا قائمقام حضرت مثنیٰ بن حارثہؓ قرار پائے۔ حضرت مثنیٰ کے پاس صرف آدھی فوج رہ گئی تھی، ایرانیوں نے حملہ کر دیا۔ مگر مقابلہ کیا اور کامیاب بھی رہے۔ لیکن ایرانی چین سے نہیں بیٹھے بلکہ ایک بڑی جمعیت کے ساتھ مسلمانوں پر حملہ کی تیاری شروع ہو گئی۔ حضرت مثنیٰؓ نے سمجھا کہ دربار خلافت کو اطلاع کر دی جائے۔ اپنا ایک قائمقام بنا کر خود چل دیئے جس دن وہ مدینہ پہنچے صدیق اکبرؓ کی زندگی کا آخری دن تھا پھر بھی حضرت مثنیٰؓ کو بلوا کر ان کے حالات سنے۔ اور اسی وقت حضرت عمرؓ کو بلا بھیجا۔ اور جب وہ تشریف لے آئے۔ تو آپ نے فرمایا:۔

"اے عمرؓ! مجھے کچھ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ میں اب دنیا سے رخصت ہو رہا ہوں۔ اگر میں مر جاؤں تو تمہارا پہلا کام یہ ہے کہ مثنیٰ بن حارثہؓ کی امداد کے لئے مدینہ سے فوج روانہ کرو، دیکھو اس کام میں دیر نہ کرنا، یہ دین کی عزت و حرمت کا معاملہ ہے۔"

یہ سوز و گداز دیکھتے ہیں۔ سب دین کے لئے ہے۔ خدا کے لئے ہے۔ اور اس کے دین کی بلندی اور اشاعت کے لئے ہے موت کو لبیک کہہ رہے ہیں۔ جتنا بھی موقعہ مل رہا ہے۔ وہ اسلام کی اشاعت کی فکر میں گذار رہے ہیں۔ دنیا کی کوئی بات سامنے نہیں ہے۔ کاش مسلمانوں کی سوئی ہوئی بستی

باقی صفحہ ۲۷ پر

میٹھادر صرافہ بازار میں معیاری زیورات کا مرکز

عبدالخالق اینڈ سنز جیولرز

دوکان نمبر ۹۱، N.P

صرافہ بازار میٹھادر کراچی

فون : ۲۴۵۵۷۳

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

پیاری باتیں

تحریر محمد یونس

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جس نے اچھی طرح وضو کیا۔ اور انہیں وقت پر ادا کیا۔ رکوع، وسجود کو ٹھیک بجا لایا۔ خدا کے حضور خشوع وخضوع سے کام لیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی بخشش کرنے کا وعدہ کر لیا۔ اور اگر ایسا نہ کیا تو خدا کا کوئی وعدہ نہیں چاہے تو بخش دے، چاہے تو سزا دے۔

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جماعت سے نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے ۲۷ درجہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

ایک غزوہ میں لشکر اسلام کو بے حد مال ملا۔ ایک ایک مجاہد کے حصے میں اتنا مال غنیمت آیا کہ وہ بمشکل اٹھا کر چل سکے۔ اور شخص مال غنیمت کا بوجھ کمر پر لادے شاداں و فرحاں جا رہا تھا۔ اتفاق سے اس کا گزر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے انداز رفتار سے اندازہ لگا لیا کہ اس وقت یہ شخص بہت خوش ہے۔ اس کو آج جو مال غنیمت حاصل ہوا ہے۔ یہ اس کو بے حد قیمتی اور اپنی خوش بختی کا موجب سمجھ رہا ہے۔

لوہا اس وقت پوری طرح گرم تھا سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا "تم بہت مسرور معلوم ہوتے ہو" اس نے عرض کیا "بے شک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اتنا مال ملا ہے کہ میری کمر دوہری ہوئی جا رہی ہے۔" یہ سن کر ارشاد ہوا "میں تمہیں اس سے بھی زیادہ ایک قیمتی شے بتاؤں" اس شخص نے مال غنیمت کا ڈھیر زمین پر رکھ دیا۔ اور کمر سیدھی کر کے کھڑا ہو گیا۔ تاکہ اس مال سے بھی قیمتی شے حاصل کر لے۔ اور خوش ہو کر کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ارشاد ہو۔"

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"دو رکعت نماز"

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

- افضل نماز سوائے نماز فریضہ کے نماز تہجد ہے۔
- مومن اور کافر کے درمیان فرق نماز ترک کرنے کا ہے۔
- دس آدمیوں کی نماز اللہ تعالیٰ ہرگز قبول نہ فرمائے گا۔ ایک وہ جس نے تنہا بلا قرآت نماز ادا کی۔ وہ شخص جو زکوٰۃ ادا نہیں کرتا۔ وہ امام جو بغیر قوم کی رضا مندی کے نماز ادا کرتا ہے۔ بھاگ جانے والا غلام، عادی شرابی، وہ عورت جس نے اس حال میں رات گزاری کہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہو۔ وہ آزاد عورت جو بلا دوپٹہ نماز ادا کرتی ہو۔ سود خور، ظالم حاکم، وہ شخص جس کی نماز برائیوں سے نہ روکے اور خدا سے دوری کے سوا کوئی اور چیز نہ بڑھائے۔
- لوگو بتاؤ اگر تمہارے دروازے پر ایک نہر ہو اور تم روزانہ پانچ بار اس میں بدن مل مل کر نہاتے ہو تو کیا تمہارے بدن پر کوئی میل باقی رہے گا؟

لوگوں نے جواب دیا نہیں۔ فرمایا بس یہی نماز پنجگانہ ہے۔

- جب گرمی زیادہ ہو تو نماز ظہر ٹھنڈے وقت پڑھا کرو۔ کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کا اثر ہے۔
- فجر کی نماز اسفار (جب روشنی ہونے لگے) میں پڑھو۔ چونکہ اس کا ثواب بہت زیادہ ہے۔
- جب تم نماز پڑھنے لگو تو صفوں کو سیدھا کر لیا کرو۔ پھر تم میں سے کوئی ایک شخص امامت کرے۔ جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو۔ البتہ جب وہ قرآن پڑھنے لگے تو خاموش ہو جاؤ۔ اور جب وہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو پھر تم آمین کہو۔ اس طرح کرنے سے اللہ تعالیٰ تم سے محبت رکھے گا۔
- امام سے جلدی نہ کرو۔ جب وہ کہے۔ تو تم تکبیر کہو۔ اور جب وہ ولا الضالین کہے۔ تو تم آمین کہو۔ اور جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو۔ اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللھم ربنا لک الحمد کہو
- جس نے ظہر سے پہلے چار رکعت نماز اور ظہر کے بعد چار رکعت مستقلاً پڑھیں اللہ تعالیٰ اس کو آگ پر حرام کر دیں گے۔
- اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے گا جو عصر سے پہلے چار رکعت پڑھتا ہے۔ پانچوں نمازیں اپنے درمیانی حصہ کی خطائیں مٹا دیتی ہیں۔ یعنی ایک نماز سے دوسری نماز تک جو گناہ ہوں وہ نماز پڑھنے سے معاف ہو جاتے ہیں۔ اور ایک جمعہ کی نماز سے دوسری جمعہ کی نماز اپنے درمیانی حصہ کے گناہ مٹا دیتی ہے۔ یعنی جمعہ پڑھنے سے سات دن کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ بشرطیکہ گناہ کبیرہ نہ ہوں۔
- ایک فرشتہ ہے جو ہر نماز کے وقت پکارتا ہے۔ اے لوگو! اٹھو جو آگ تم نے جلائی ہے۔ اس کو نماز پڑھ کر بجھاؤ۔
- جس نے نماز فجر ادا کی وہ اللہ کے ذمہ ہے
- عصر اور صبح کی نماز پڑھنے والے ہرگز آگ میں داخل نہ ہوں گے۔
- نماز جنت کی کنجی ہے۔
- صبح اور عشاء کی نماز پڑھنے والے جنتی ہیں

• سیدھے راستے پر چلتے جاؤ۔ اعمال کا شمار نہ کرو۔ اتنی بات یاد رکھو کہ تمام اعمال میں افضل نماز ہے۔ اور وضو کی حفاظت کرنا مومن کی علامت ہے۔

• تمام اعمال سے بہتر اول نماز ہے۔

• تمام اعمال سے بہتر عمل اول وقت میں نماز ادا کرنا ہے۔

• چالیس دن تک تکبیر اولیٰ کے ساتھ نماز باجماعت ادا کرنے والا دوزخ اور نفاق دونوں سے بری کر دیا جاتا ہے۔

• جو شخص اپنے گھر سے اچھی طرح وضو کر کے جماعت کے ارادے سے چلا۔ اگر کوئی جماعت نہ مل سکے تو اس کا جماعت کا اجر لکھ دیا جائیگا۔

• لوگو! اگر جماعت کی نماز کا اجر معلوم ہو جائے تو خواہ وہ کیسے ہی مجبور ہوں۔ لیکن جماعت کی طرف دوڑ کر آئیں۔ جماعت کی پہلی صف ایسی ہے۔ جیسے ملائکہ کی صف۔ تنہا نماز پڑھنے سے دو آدمیوں کی جماعت بہتر ہے۔ پھر جتنے آدمی زیادہ ہوں۔ یہ جماعت اللہ کو اتنی ہی محبوب ہوتی ہے۔

• جس نے عشاء کی نماز جماعت سے ادا کی تو اس کو نصف شب کے قیام کا ثواب ملتا ہے اور جس نے عشاء اور صبح دونوں کی نمازیں جماعت سے ادا کیں تو اس کو تمام عبادات کا ثواب عطا ہوتا ہے۔

• جس نے صبح کی نماز جماعت سے ادا کی پھر سورج نکلنے تک اور عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک ذکر الٰہی کرتے ہیں اس سے زیادہ بہتر ہے کہ چار غلاموں کو آزاد کرو۔ اور یہ غلام بھی حضرت اسمٰعیل کی اولاد میں سے ہوں۔

• جو امام اپنے مقتدیوں کو اچھی طرح نماز پڑھاتے ہیں۔ اور یہ سمجھ کر پڑھاتے ہیں کہ ہم اپنے مقتدیوں کی نماز کے ضامن ہیں تو ان کو اپنے مقتدیوں کی نماز کا ثواب بھی ملتا ہے۔ جتنا اجر مقتدیوں کی نماز کے ضامن ہیں ان کو اپنے مقتدیوں کی نماز کا اجر بھی ملتا ہے۔ جتنا ثواب مقتدیوں امام کو بھی ملتا ہے۔ لیکن مقتدیوں کے ثواب میں بھی کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔

• جو لوگ صفوں کو ملاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحمت نازل کرتا ہے۔ اور خدا کے فرشتے ان لوگوں پر درود بھیجتے ہیں۔

• صبح کی دو سنتیں دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں۔

• صبح کی سنتیں ترک نہ کرنا چاہئے۔ تم کو گھوڑے کچل ڈالیں۔

• ظہر کی رکعتوں کا ثواب ایسا ہی ہے۔ تہجد کی نماز کا ثواب۔

• عصر سے پہلے چار رکعت پڑھنے والوں کا گھر جنت میں بنایا جاتا ہے۔

• جو شخص مغرب کی نماز کے بعد رکعتیں نفل کی پڑھتا ہے۔ تو اس کو بارہ سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔ بشرطیکہ درمیان میں کوئی بری بات یا لغو کلام نہ کرے۔

• وتر کی نماز کا نفع سرخ رنگ کے اونٹوں سے کہیں زیادہ ہے۔

• جو بندہ رات کی نماز کے لئے نیت کر کے سو جاتا ہے۔ اور پھر سونا اس بندے پر خدا کا احسان ہوتا ہے۔

• ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھنے والا اگر دوسری نماز سے پہلے مر جائے۔ تو وہ جنت میں جائے گا۔

• جو نماز گھر میں لوگوں کی نگاہ سے بچ کر پڑھی جائے۔ تو اس کی فضیلت ایسی ہے جیسے فرض کی فضیلت نفل پر۔

• انسان کے بدن میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں۔ ہر جوڑ کا صدقہ ادا کرنا لازم ہے۔ کسی نے عرض کیا کہ کسی کی طاقت ہے کہ اس قدر صدقہ ادا کرے۔ فرمایا ہر نیک کام صدقہ ہے۔ اور چاشت کے وقت کی دو رکعتیں ان سب صدقات کے لئے کافی ہیں۔

• عورت کی نماز بجائے نماز مسجد کے اس کے گھر میں افضل ہے۔ اور جو نماز عورت گھر کے صحن میں پڑھے اس سے وہ نماز افضل ہے۔ جو کوٹھڑی میں ادا کی جائے۔

• جو شخص خود نہایا اور نہلایا پھر جمعہ کی نماز کے لئے سویرے سے پیدل آیا۔ پیدل چلا، امام کے پاس بیٹھا، خطبہ سنا، کوئی لغو کام نہیں کیا۔ اس کے ہر قدم پر ایک سال کی عبادت کا اجر لکھ دیا جاتا تھا۔

جو شخص پابندی کے ساتھ نماز پڑھے گا۔ قیامت کے دن وہ نماز اس کے لئے نور اور (ایمان کی) دلیل ثابت ہو گی۔ اور نجات کا ذریعہ ثابت ہو گی۔ اور جو شخص توجہ اور پابندی کے ساتھ اچھی طرح نماز نہ پڑھے گا۔ تو ایسی نماز اس کے لئے نہ نور ثابت ہو گی۔ اور نہ ایمان کی دلیل، اور نہ اسے خدا کے عذاب سے بچانے والی ہو گی۔ ایسا شخص قیامت میں قارون، فرعون، ہامان، اور ابی بن خلف کے ساتھ ہو گا۔

• بہترین بندے وہ ہیں۔ جو سورج کی دھوپ اور چاند تاروں کی گردش کو دیکھتے رہتے ہیں۔ کہ نماز کا وقت فوت نہ ہو جائے۔

• نمازوں میں صفوں کو سیدھا اور برابر کیا کرو۔ اس لئے کہ صفوں کو درست رکھنا، اقامت صلوٰۃ ہی کا ایک جزو ہے۔

• حضرت جابر بن عبداللہؓ کا بیان ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہجد کی نماز کا التزام کرو۔ یہ نیک لوگوں کی خصلت ہے۔ اور خدا سے تمہیں قریب کرنے والی ہے۔ اور گناہوں کو مٹانے والی۔ اور گناہوں سے بچانے والی ہے۔ اور جسم سے بیماریوں کو بھگانے والی ہے

حضرت معاذؓ روایت کرتے ہیں۔ مجھ کو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دس باتوں کی وصیت کی۔ ان میں ایک یہ تھی کہ فرض نماز قصداً کبھی نہ چھوڑنا۔ کہ جس نے جان بوجھ کر فرض نماز چھوڑ دی۔ وہ خدا کی امان سے الگ ہوگیا

- سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے کہ تکبیر اولیٰ جو امام کے ساتھ ادا کی جائے۔ ۱۰۰ اونٹ صدقہ کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔
- الحمد شریف نماز میں پڑھنے کا ثواب عمرہ وحج کے برابر ہے۔
- رکوع کا اجر تمام آسمانی کتابوں کے مطالعہ کے برابر ہے۔
- رکوع کا اجر تمام آسمانی کتابوں کے مطالعہ کے برابر ہے۔
- رکوع سے کھڑا ہونے پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کی نظر ہوتی ہے۔
- سجدے میں تمام جن وانس کی تعداد کے برابر ثواب ملتا ہے۔
- التحیات میں صابرین کا ثواب ملتا ہے
- سلام پھیرنے پر جنت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔
- تراویح کے ہر ہر سجدے کے بدلے میں ڈیڑھ ہزار نیکیاں ملتی ہیں۔ اور جنت میں ایک محل یاقوت سے بنایا جاتا ہے۔ جس کے ساٹھ ہزار دروازے ہوں گے۔ ہر دروازے کے ساتھ ایک مکان سونے کا ہوگا۔ جو سرخ یاقوت سے سجا ہوا ہوگا۔
- مسجد نبوی میں نماز پڑھنے سے ہر رکعت کے عوض پچاس ہزار رکعتوں کا ثواب ملتا ہے
- جس شخص نے جنازے کی نماز پڑھی تو اسے ایک قیراط بھر ثواب ملے گا۔ اور جو دفن ہونے تک وہاں رہا یعنی اسے دو قیراط یعنی دو پہاڑوں کے برابر ثواب ملے گا۔
- جماعت کے لئے مسجد میں جانے سے ایک قدم پر ایک گناہ مٹتا ہے۔ اور ایک نیکی ملتی ہے۔

غازی علم الدین شہید اور عشقِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم

از مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

غازی علم الدین شہیدؒ کا نام سن کر دل میں عشقِ رسالت موجزن ہو جاتا ہے عرصہ دراز سے غازی شہید کا تذکرہ پڑھنے کے لیے جی چاہتا تھا۔ مورخہ ۹ جنوری کو ختم نبوت کے ایک نوجوان مجاہد جناب متین خالد سے اسٹیٹ بینک لاہور میں ان کے دفتر میں ملاقات ہوئی تو میں نے کتاب مستعار لینے کا مطالبہ کر دیا تو موصوف نے بشرط واپسی عنایت کر دی۔ بندہ نے مغرب کی نماز کے بعد کتاب کا مطالعہ شروع کیا اور رات کے گیارہ بجے تک غازی علم الدین شہیدؒ کے عظیم مجاہدانہ کارنامے عدالت کے کٹہرہ میں اعتراف جرم، جیل میں شادمانی، قربان وقت گذرنے جیل میں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خواب میں زیارت والدہ محترمہ اور دیگر احباب و اقارب کو صاف کہہ دینا کہ جس کو رونا ہو وہ مجھے ملنے کے لیے نہ آئے۔ پنجابی کے ایک مشہور شاعر استاذ عشق لہر سے ملاقات اور اشعار سننے کی فرمائش جی چاہتا ہے کہ اس عاشقِ رسول ﷺ کی اس اہم گفتگو میں آپ حضرات کو بھی شریک کر لوں تاکہ آپکا ایمان تازہ ہو۔ چنانچہ غازی علم الدین شہیدؒ آغوشِ مادر سے حلقۂ تراب تک کے نوجوان مصنف جناب رائے محمد کمال رقم طراز ہیں۔

پنجابی حلقے میں استاذ شاعر "حضرت عشق لہر" کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ آپ مسلم لیگ کے سرگرم رکن اور "انقلاب" کے مشاق شاعر تھے۔ آپ کے غازی مرحوم کے خاندان سے دوستانہ مراسم تھے۔ ان کی غازی علم الدینؒ سے آخری ملاقات ۳۰ اکتوبر ۱۹۲۹ء کو جیل میں ہوئی جو تاریخی لحاظ سے بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ ان کا بیان ہے کہ غازی کی شہادت میں صرف ایک دن باقی تھا۔ موت لمحہ بلمحہ دروازے پر دستک دے رہی تھی۔ اس کے باوجود میں نے نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے فداکار کو بے حد مسرور و مطمئن پایا۔ یہاں وہ واصل بحق ہونے کے لیے بے قرار بھی تھے ۔

مرا رازیکہ اندر دل نہاں است نہ وعظ است
بر منبر نتواں گفت و بردار تواں گفت

غازی علم الدینؒ نے استاذ عشق سے فرمائش کی کہ آپ میرے حسب حال کچھ اشعار سنائیں۔ "استاذ سخن" نے بڑی گرمجوشی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا "سناؤں گا۔ اور ضرور سناؤں گا مگر آج کے دن پہلے میں کچھ آپ سے سننا چاہتا ہوں" اس پر غازی علم الدینؒ نے مستانہ لہجے میں یہ اشعار پڑھ کر سنائے۔

من عاشق سرمستم از دار نمی ترسم
پرواہ نہ جانبازم از نار نمی ترسم
چوں طالب دیدارم از اغیار چہ دارم
چوں عاشق گلزارم از خار نمی ترسم
با دوست چوں مشغولم دشمن چہ کند بر من
چوں گنج بدست آمد از مار نمی ترسم
من دار بلا لیش را چوں تخت شہی دانم
حلاج دہم عاشق از دار نمی ترسم

غازی علم الدینؒ گو ناخواندہ تھے لیکن انہیں اس طرح کے بہت شعر یاد تھے۔ ان فارسی اشعار کے بعد آپ نے انہیں کا اردو ترجمہ مسحور کن آواز میں سنایا کہ فرطِ محبت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں انسان آبدیدہ شجر و حجر سربسجود ہو گئے۔

جب عاشق سرمست ہوں میں دار سے ڈرتا نہیں
جانباز پروانہ جو ہوں میں نار سے ڈرتا نہیں

میں طالب دیدار ہوں اس کا نہیں غم مجھے
جب عاشق گلزار ہوں میں خار سے ڈرتا نہیں
مشغول ہوں میں دوست سے دشمن کا اندیشہ نہیں
حاصل خزانہ ہوگیا میں مار سے ڈرتا نہیں
پھانسی کا تختہ واسطے میرے ہی اک تخت شہی
حال عشق میں حلاج ہوں میں دار سے ڈرتا نہیں

بعد ازاں استاذ عشق لہر نے مجاہد سے آخری تمنا پوچھی تو انہوں نے فرمایا۔

مہینے وصل کے گھڑیوں کی صورت اڑتے جاتے ہیں
مگر گھڑیاں جدائی کی گذرتی ہیں مہینوں میں

اس کے بعد استاذ عشق لہر نے ذیل کے پنجابی اشعار فی البدیہہ اپنی خاص لے میں پڑھے

علم دین محمد دے نام اتوں، میاں جان جوانی نوں وار یائی
آزیں غازی تیرے حوصلے دا راجپال کمبخت نوں ماریائی
جہیڑا چکیا بوجھ محبتاں دا چڑھ دار تے سر دوں آثاریائی
بیڑا ڈوب کے نبی دے دشمناں دا علم دین تکل نوں تاریائی

ان اشعار سے غازی علم دین بہت خوش ہوئے اور کچھ اور سنانے کی خواہش کی استاذ نے کہا۔

وچ چودھویں صدی دے چو یا روشن تیرا عشق عاشق حضور ڈیا
جھولا دار دی پینگھ تے جھولیا ای شوق نال ساتھی منصور دے آ
سب دی اکھیاں وچ سما گیا ایں علم الدین توں فدیا طور دیا
عشق لہر دی عرض دربار رسول اندر پہلے کریں مسافر دور دیا

بقول "پیر ابو الفضل غلام دستگیر نامی" مندرجہ بالا اشعار سن کر غازی موصوف بہت خوش ہوئے اور ان میں جذب کیف اور مستی پیدا ہوگئی اور فرمایا خیالات کلام موزوں بن کر میرے ہونٹوں پر آرہے ہیں۔ اگر اجازت ہو تو سنا دوں۔

دن بھلے دا ہیں قربان جاواں اللہ بخشی سی ایہہ مراد میںوں
قسم رب دی بندہ نہ نال کوئی، مددوی سی اللہ جلال میںوں
خنجر ماریا سی حکم رب دے نال ایہو دل دے وچ مراد میںوں
علم دین ڈرنا موت تھیں نہیں جھنڈے نبیؐ دے نال پیار میںوں

اس کے بعد "حضرت عشق" کافی دیر تک غازی موصوف سے محو گفتگو رہے اور اس سارے ماجرے کے متعلق جو معلومات حاصل کیں انھیں اس طرح منظوم کیا ہے۔

سُتا پیا ساں کسے خیال اندر، جاگے بھاگ وصال دی رات آئی
طاقت نہیں بہتر کراں موڑھوں جو جو نظر میںوں کرامات آئی
کسے پاسیوں نور دے چڑھدے بدل جندی رحمتاں دی برسات آئی
ددھ کے کسے بزرگ نے کہیا میںوں، تیرے پاس محمدؐ دی ذات آئی
علم الدین کھل اکھ سوچدا ساں، راجپال والی یاد بات آئی
پہنچے خبر جیں نوں ملے تے چھری لے لئی، دل وچ لگدی اوہدی گھات میاں
دن بھلے دا دشمن نوں ماریا، جد میرے نال سی رب دی ذات میاں
دلا ہویا حضور والے بدلا میںوں ملی پھر میری برات میاں
علم الدین محبت دی ملی دولت دتی جان ہیں سمجھ زکوٰۃ میاں

"استاذ عشق لہر" ملاقات کا احوال یوں بیان فرماتے ہیں۔ میں جب ملاقات کے لیے گیا تو عاشق رسولؐ نے کہا۔ استاذ "میرا دل تمہیں ملنے کو چاہتا تھا۔ میرے حسب حال کوئی شعر کہے ہوں تو سناؤ" استاذ نے جواب دیا علم الدینؒ کل روز تمہاری والدہ تمہیں ملنے کے لیے آئیں۔ ماں کی ماری کے بے اختیار آنسو نکل آئے تو آپ نے کہا۔ خبردار جس نے مجھے رو کر ملنا ہو وہ نہ ملے" علم الدین تم جانتے ہو شاعر کس قدر رقیق القلب ہوتے ہیں۔ اگر شعر سناتے ہوئے میرا دل بے قابو ہوگیا تو کیا مجھ سے بھی ناراض ہوجاؤ گے"۔ وہ شیر دل نوجوان بولا استاذ دل کو خوب قابو میں رکھ کر سناؤ۔ اگر تم بھی رونے لگے تو میں تم سے بھی منہ پھیر لوں گا۔ جب اس مسئلے میں میں نے والدہ کو معاف نہیں کیا تو تمہیں بھی نہیں کرسکتا۔ استاذ میرا دل بالکل مطمئن ہے۔ جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں تم بھی دیکھ لو تو بخدا کبھی غمگین نہ ہوگے۔ استاذ نے مندرجہ بالا اشعار فی البدیہہ سنائے۔

معیاری زیورات خریدتے وقت
حسین سنز جیولرز کا نام ضرور یاد رکھیں
حسین سنز زیب النساء اسٹریٹ صدر کراچی
فون نمبر۔ 521491 - 521809

خطیب پاکستان حضرت مولانا

قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

حافظ محمد ابراہیم بند پالے

مجلس حریت، مجاہد ملت، ناموس تحفظ ختم نبوت کے سر بکف سپاہی حضرت قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ ۹ ربیع الاول ۱۳۲۲ھ کو ملتان کے قصبے شجاع آباد کے ایک زمیندار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد جناب قاضی محمد امینؒ نہ صرف بذات خود عابد و زاہد اور متقی تھے۔ بلکہ آپ کا پورا خاندان ہی علم و عرفان کا گہوارہ تھا۔ قاضی احسان احمدؒ کھاتے پیتے خوش حال گھرانے کے اکلوتے چشم و چراغ تھے۔ ابتدائی تعلیم آبائی گاؤں میں ہی حاصل کی۔ یہ ۱۹۲۸ء کی بات ہے جب فرنگی اقتدار کا سورج پورے برصغیر کو اپنی تند و تیز کرنوں کی زد میں لئے ہوئے تھا اور مستقبل کی یہ عظیم شخصیت ابھی اپنے معصوم بچپنے کی بہاروں کی منزلیں طے کر رہی تھی کہ اسی دوران فرنگی سامراج کے دشمن جان کاروان آزادی کے بہادر جرنیل سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ جو اپنی آتش بیانی و سحر آفرینی سے غلام قوم کے تن مردہ میں جہاد آزادی کا جذبہ بیدار کرنے کے مشن پر سرگرم عمل ہندوستان کے طوفانی دورے پر تھے۔ انہی دنوں ملتان تشریف لائے اور ایک عظیم الشان جلسے سے خطاب کرتے ہوئے جب آپ نے غیر ملکی حکمرانوں کے انسانیت سوز مظالم اور مسلمانوں کی مظلومیت اور معصومیت کی روداد فرمادا شان اپنے مخصوص دلنشین انداز میں بیان فرمائی تو اس سے متاثر ہو کر قاضی محمد امینؒ نے اپنے ۱۸ سالہ خوبرو نوجوان لخت جگر احسان احمد کو حضرت عطاء اللہ شاہ بخاری کی گود میں ڈال دیا کہ ”شاہ جی آپ کو دینے کے لئے میرے پاس اس سے بڑھ کر اور کوئی شے نہیں“ امیر شریعت احسان احمد کو اپنے ہمراہ لے گئے اور پھر دنیائے خطابت کے اس بے تاج بادشاہ کے فیضان صحبت اور نظر کی جولانیوں کی کرامات کی بدولت اس نوجوان نے شعلہ بیاں مقرر کی حیثیت سے نہ صرف عوام میں شہرت و مقبولیت حاصل کی بلکہ برصغیر کے آسمان سیاست پر ”مجلس احرار الاسلام“ کے روشن ستارے کی حیثیت سے بھی اہم مقام حاصل کر لیا۔

قاضی صاحبؒ کو ان کی ذہانت و فراست اور جرأت مندانہ کردار کے باعث جماعت احرار ضلع ملتان کا صدر منتخب کر لیا گیا۔ مجلس احرار اسلام اس لحاظ سے ہماری ملی تاریخ میں منفرد مقام رکھتی ہے کہ جنگ آزادی میں جتنے بھی بڑے بڑے خطیب ابھرے جنہوں نے آزادی وطن کی خاطر جیل کی تاریک کال کوٹھڑیوں کو عمر بھر اپنا مسکن بنائے رکھا ان سب کا تعلق اسی جماعت سے تھا۔ احرار قائدین جس تحریک کی نیو اٹھاتے اسے اپنی نوائے گرم اور آتش بیانی سے جوالہ بنا دیتے تھے۔ قاضی صاحبؒ پر سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی دل آویز شخصیت سے متاثر ہو کر احرار میں شامل ہوئے تھے اس عظیم مرد قلندر سے ارادت و عقیدت کا یہ تعلق آپ کو بے مثال خطیب بنا دینے کا باعث بن گیا۔ اس ضمن میں قاضی صاحبؒ خود اکثر فرماتے تھے کہ ”مجھ میں جو خوبیاں ہیں وہ میرے استاد سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی تربیت کی وجہ سے ہیں اور جو برائیاں ہیں ان کا ذمہ دار خود میں ہوں۔“

۱۹۳۵ء میں جب فرنگی حکومت نے قادیان میں دفعہ ۱۴۴ کے ذریعے نماز جمعہ پر پابندی نافذ کی تو جماعت احرار نے اس سیاہ قانون کی خلاف ورزی کرنے کا اعلان کر دیا امیر شریعتؒ کی گرفتاری کے بعد قاضی صاحبؒ نے خود کو بھی گرفتاری کے لئے پیش کیا۔ ۱۹۳۸ء میں آپ کو آل انڈیا مجلس احرار کی ورکنگ کمیٹی کا ممبر منتخب کیا گیا۔ ۱۹۳۹ء میں جنگ عظیم دوم کا آغاز ہوا تو احرار رہنماؤں نے فرنگی سامراج کی شکست و ریخت کو سہل کرنے کی غرض سے فوجی بھرتی کے خلاف اور انگریز حکومت سے عدم تعاون کی تحریک کا آغاز کیا تو قاضی صاحبؒ بھی جماعتی فیصلے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مردانہ وار میدان کارزار میں کود پڑے۔ اور آپ نے امرتسر کے فرید چوک میں تقریر کرتے ہوئے عوام کے دلوں کے مجموع کو فرنگی فوج میں بھرتی نہ ہونے اور انگریز سرکار کو کسی قسم کا ٹیکس ادا نہ کرنے کی ترغیب دی تو فرنگی حکمرانوں نے باغی قرار دے کر قاضی صاحبؒ کو ”سی“ ہو کر زندان میں دھکیل دیا۔ فتنہ اقتدار ... سے فرنگی حکمرانوں نے دیگر احرار قائدین کی طرح قاضی صاحبؒ کو بھی جد وجہد آزادی سے باز رکھنے کے لئے جیل میں بہیمانہ جبر و تشدد کا نشانہ بنایا جس کے نتیجے میں جرأت و عزیمت کے اس پیکر کا ایک بازو فرنگی بربریت کی بھینٹ چڑھ کر تادم مرگ ظلم دائم کی تصویر بنا رہا۔ لیکن پھر بھی آپ کے پائے استقامت میں کبھی لغزش پیدا نہ ہوئی۔ فرنگی دشمنی میں آپ کے جوش و خروش اور جذبہ کا یہ عالم تھا کہ آپ گھر والوں کی طرف سے بالکل بے نیاز ہو کر شب و روز جماعتی کاموں میں مصروف رہتے اور آپ کے جلسوں کی بہتات کا یہ عالم ہوتا تھا کہ آپ دو دو ماہ گھر سے غائب رہتے ہمہ وقت بس اسی لگن میں مگن رہتے کہ کسی طرح غیر ملکی حکمرانوں کو برصغیر سے نکال باہر کیا جائے۔ ایک مرتبہ آپ دورے پر تھے کہ گھر سے نومولود اکلوتے فرزند کی علالت کی تشویش کی وفات کے بعد جب برصغیر کے کروڑہا مسلمانوں کے خوابوں کے مسکن پاکستان کی سرحدوں پر خطرات منڈلانے لگے اور جس پر لیاقت علی خان مرحوم نے مکا دکھا کر ہندوستان کو خبردار کیا تو مجلس احرار کی دور اندیش قیادت نے قومی اتحاد کی علامت قرار دے کر بیرونی جارحیت کی صورت میں قوم کو جہاد کے لئے تیار کرنے کی غرض سے ملک گیر پیمانے پر تحریک شروع کر دی اسی ضمن میں ۱۹۴۹ء میں وفاق پاکستان کانفرنس بھی منعقد کی گئی جس میں احرار قائدین نے اعلیٰ بصیرت، فہم و فراست اور جذبہ حب الوطنی کا مظاہرہ کرتے ہوئے وطن عزیز کی بگڑتی ہوئی خارجی صورت حال کے پیش نظر داخلی طور پر مکمل اتحاد و یکجہتی کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے مجلس احرار اسلام کی جماعتی حیثیت ختم کر کے مسلم لیگ سے بھرپور تعاون کا تاریخ ساز اعلان کر دیا۔ اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے مجاہد اسلام آغا شورش کاشمیریؒ نے دو ٹوک الفاظ میں کہا کہ اب تک ہمارا مسلم لیگ سے اختلاف اس طرح رہا ہے جو دو بھائیوں کے درمیان ہوتا ہے اگر ہماری سرزمین پر دشمن بری نظر سے دیکھے گا تو ہمارا فرض ہو جاتا ہے کہ ہم اسے ترکی بہ ترکی جواب دیں جو حضرت امیر معاویہؓ نے قیصر روم کو دیا تھا کہ“ اور کہا کہ بچے اگر تم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھا تو تمہاری آنکھیں نکال دوں گا ... کی سپاہی وطن عزیز پر کوئی برا وقت آیا تو پھر ہم ثابت کر دیں گے کہ ہم کس طرح اپنی جانوں پر کھیلنا جانتے ہیں۔ مجلس احرار کی

بحیثیت سیاسی جماعت کے خاتمہ کے بعد امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے رد مرزائیت اور ناموس تحفظ ختم نبوت کا علم سربلند رکھنے کی خاطر مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام سے جماعت کی بنیاد رکھی جس کا واحد مقصد غیر مسلم گروہوں کی دین دشمن سرگرمیوں اور ملک دشمن سازشوں پر کڑی نگاہ رکھنا تھا۔ جب امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے رحلت فرمائی تو ان کی جانشینی کے طور پر قاضی صاحبؒ کو مجلس تحفظ ختم نبوت کا باضابطہ صدر منتخب کر لیا گیا۔ تحریک ختم نبوت کی اسیری کے دنوں میں جیل میں آپ کو اپنے والد قاضی محمد امین کی طبیعت کی ناسازی کی اطلاع ملی سوئے بروز حالت بگڑتی رہی۔ بے ہوشی کے دوروں میں بھی شدت پیدا ہوتی گئی جب ہوش میں آتے تو دروازے کی طرف دیکھ کر پوچھتے کہ "میرا چاند احسان ابھی تک نہیں آیا" پھر بالآخر آپ تک اطلاع ملی لیکن ذہن پر جو فرنگی استبدادیت کے خاتمے کا جنون سوار تھا لہٰذا اس خبر کی طرف کوئی دھیان نہ دیا اسی دوران پھر دوسرا پیغام ملا کہ فرزند انتقال کر گیا ہے تو اسے رضائے الٰہی سمجھ کر اپنے اہل خانہ کو صبر و ہمت کا خط لکھ کر بدستور جماعتی ذمہ داریوں کی تکمیل میں منہمک رہے، جس پر آپ کے والد قاضی محمد امین صاحب نے اس غفلت و بے رخی پر طنزیہ مبارکباد کا ٹیلی گرام بھیجا۔

فرنگی دور حکومت میں قاضی صاحبؒ متعدد بار قید و بند کی صعوبتوں سے گزرے ان گنت مقدمات کا بھی سامنا کرنا پڑا لیکن قاضی صاحبؒ کسی جبر و استبداد کے آگے نہ جھکے اور بھرپور عزم و حوصلے کے ساتھ آزادی وطن، دین اسلام کی سربلندی، ناموس تحفظ ختم نبوت اور عدل و انصاف پر مبنی معاشرے کے قیام کے لئے مفکر احرار چوہدری افضل حقؒ، مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ، آغا شورش کاشمیریؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ جیسے سامراج اور سرفروش مجاہدین آزادی کے شانہ بشانہ ہو کر پوری قوت گویائی سے اعلائے کلمۃ الحق بلند کرتے رہے، یہ قوم کے ان مایہ ناز سپوتوں کی کاوشیں اور قربانیوں ہی کا ثمر تھا کہ فرنگی حکومت اپنے تمام تر جاہ و جلال کے باوجود بالآخر ۱۹۴۷ء میں برصغیر سے سر پر پاؤں رکھ کر راہ فرار اختیار کرنے پر مجبور ہو گئی۔ قاضی صاحبؒ کو فرنگی سے کس قدر نفرت شدید تھی کہ اس کا بخوبی اندازہ اس واقعہ سے ہو جاتا ہے کہ ایک مرتبہ دوران سفر آپ اسٹیشن پر کھڑے ہوئے تھے کہ اسی اثناء میں چند انگریز ایک شکاری کتے کے ہمراہ آپ کے قریب سے گزرے انہوں نے اپنے کتے کو "ٹیپو کم آن" کہہ کر پکارا تو آپ کی قومی غیرت و حمیت بھڑک اٹھی بھلا آپ یہ کس طرح گوارہ کر سکتے تھے کہ ہماری تاریخ کے ایک عظیم مجاہد کے نام سے پکارا جائے آپ نے اسی وقت چند بوٹیاں منگوا کر اسی کتے کے آگے ایک ایک پھینکنا شروع کیں اور انگریز قوم کے نامور لیڈروں کے نام لیتے رہے ان انگریزوں نے جب آپ کو انتہائی غصے کی حالت میں دیکھا تو وہاں سے خاموشی سے چلے جانے میں ہی اپنی عافیت جانی قیام پاکستان کے بعد قاضی صاحبؒ لاکھوں مسلمانوں کی جان و مال اور عزت و آبرو کے صدقے جنم لینے والی اس نئی اسلامی مملکت کے امن و استحکام کے تحفظ کے لئے کوشاں ہو گئے۔ بانی پاکستان شہر محمد علی جناحؒ اسی حالت میں اپنے لخت جگر کو آخری بار ایک نظر دیکھنے کی حسرت پوری کیے بغیر خالق کائنات سے جا ملے۔

آزادی وطن و اسلام کے جانگداز مرحلوں سے گزرنے کے باوجود قاضی صاحبؒ نے ناموس ختم نبوت کے تحفظ سے متعلق اپنے پیر و مرشد حضرت امیر شریعتؒ کے چھوڑے ہوئے مشن کو دنیا بھر میں اجاگر کرانے کی لگن میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا وہ زیست کی آخری سانس تک اسی محاذ پر سرگرم عمل رہے۔ قاضی صاحبؒ کو سرور کونین خاتم النبیین آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس سے والہانہ عقیدت اور جذبات کی حد تک عشق تھا آپ روزمرہ کے معمولات میں آنحضرتؐ کے طور طریقے اپنانے کی ضرورت پر زور دیتے انہوں نے زندگی میں فرنگی تہذیب کی تقلید کی اور اس کے فروغ کی ہمیشہ زبردست مخالفت کی۔ قاضی صاحبؒ سنت رسولؐ کے مطابق خوش لباس زیب تن کرتے اچھا عمدہ خوشبو لگانے کے بے حد شوقین تھے۔ آپ پبلک جلسوں میں اکثر و بیشتر ختم نبوت، شان رسالتؐ اور عظمت صحابہؓ کے موضوعات پر پرمغز تقاریر کرتے۔ ناموس تحفظ ختم نبوت کا عشق تو آپ کے رگ و ریشے میں سرایت کیے ہوئے تھا۔ انہوں نے اپنی عمر عزیز کے دس سال حق گوئی و بے باکی کے جرم کی پاداش میں زندان کی نذر کر دیے۔

قدیم فضلاء کا امتحان شعبان ۱۴۱۰ھ میں منعقد ہوگا!

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس عاملہ و شوریٰ کے اجلاس منعقدہ ۸، ۹ جنوری ۱۹۹۰ء کے فیصلے کے مطابق وفاق سے ملحق جامعات کے قدیم فضلاء کا امتحان شعبان ۱۴۱۰ھ میں منعقد ہوگا۔

شرائط داخلہ: (۱) اس امتحان میں وفاق سے ملحق جامعات کے صرف وہ فضلاء شرکت کر سکتے ہیں، جو ۱۴۰۲ھ یا اس سے پہلے کے فاضل ہیں ۱۴۰۳ھ یا اس کے بعد کے فضلاء اس امتحان میں شرکت نہیں کر سکتے۔ وفاق کے سابقہ سالانہ امتحانات میں ناکام ہو جانے والے طلبہ بھی اس امتحان میں شریک نہیں ہو سکتے۔ (۲) وفاق سے ملحق جامعات کے سابق فضلاء شرکت کر سکتے ہیں، پرائیویٹ طلبہ اس امتحان میں شرکت نہیں کر سکتے (۳) فارم کے ساتھ سند فراغت کی فوٹو کاپی مصدقہ مہتمم جامعہ (۴) شناختی کارڈ کی مصدقہ ۲ عدد فوٹو کاپی بھیجنا لازمی ہے (۵) فیس امتحان چار صد روپے فارم داخلہ کے ساتھ جمع کریں (۶) پرچہ ورقۃ الاختبار النہائی ۱۰۰ نمبر کا ہوگا اور کامیابی کے لیے ۳۳ نمبر حاصل کرنے ضروری ہوں گے (۷) اس امتحان کے درجات کامیابی تین ہوں گے (۱) مقبول (۲) جید (۳) جید جدا (۸) دفتر سے رسید جاری ہو جانے کے بعد کسی بھی عذر کی وجہ سے فیس واپس نہیں کی جائے گی (۹) کسی بھی ایسے فاضل کو امتحان میں شرکت کی اجازت نہ ہوگی جس کی داڑھی مسنون مقدار سے کم ہو (۱۰) قیام و طعام کا انتظام امیدوار کے ذمہ ہوگا وفاق اس کا انتظام نہیں کرے گا (۱۱) رول نمبر بھیجنے کے لیے پتہ لکھا ہوا جوابی رجسٹری لفافہ فارم کے ساتھ آنا ضروری ہے (۱۲) رول نمبر ۱۵ جمادی الثانیہ ۱۴۱۰ھ کو جاری کر دیئے جائیں گے رول نمبر نہ ملنے کی صورت میں دفتر وفاق المدارس سے رابطہ قائم کریں۔ (۱۳) جملہ امور میں وفاق کے امتحانی کمیٹی کا فیصلہ قطعی ہوگا۔ (۱۴) داخلہ جاری ہے۔ فارم داخلہ دفتر وفاق ملتان سے طلب فرما دیں۔

ضروری اطلاع: جملہ درجات کے داخلے شروع ہیں آج ہی فہرست طلبہ بھیج کر فارم طلب فرما دیں۔ جملہ درجات میں داخلہ کی آخری تاریخ ۳۰ جمادی الثانیہ ۱۴۱۰ھ مقرر کی گئی ہے اس کے بعد کسی قسم کا عذر نہیں کیا جائے گا اس فیصلے پر سختی سے عمل درآمد کیا جائے گا ۳۰ جمادی الثانیہ ۱۴۱۰ھ کے بعد آنے والے فارموں یا درخواستوں پر ہرگز داخلہ نہیں ہوگا۔

محمد انور شاہ
ناظم امتحانات وفاق المدارس العربیہ پاکستان
کچہری روڈ — ملتان

خدا کی شان میں مرزائے قادیانی کی گستاخیاں

مولانا منظور احمد الحسینی

سب مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اس کائنات کی ہر چیز کو اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے سب کچھ اسی کے ارادہ اور مشیت کے تابع ہے سب اسی کے محتاج ہیں۔ وہ کسی کے محتاج نہیں۔ اس کی خدائی میں کوئی اس کا شریک اور ساجھی نہیں۔ وہ اپنی ذات وصفات میں یکتا ہیں اور اپنے وجود میں ہر نقص وعیب سے پاک ہیں۔ وہ اونگھ اور نیند سے بری اور بالاتر ہیں۔ ہمیشہ زندہ غیر فانی اور باقی رہنے والے ہیں اگر کوئی شخص خدا کی ذات وصفات یا شان میں ادنیٰ سی توہین کرے تو ایسا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں بحرالرائق کے حوالے سے ہے۔ کہ۔۔

"منجملہ موجبات کفر کے وہ امور ہیں جن کا تعلق اللہ کی ذات اور صفات وغیرہ سے ہے۔ جب کسی شخص نے اللہ تعالیٰ کو کسی ایسی صفت سے موصوف کیا جو صفت اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں ہے۔ یا اس نے اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے کسی نام کے ساتھ تمسخر کیا۔ تو ان صورتوں میں وہ کفر کا ارتکاب کرتا ہے"۔ (فتاویٰ عالمگیری ص ۲۵۹ ج ۲ مطبوعہ سبگل آباد)۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔

"ممکن کو واجب تعالیٰ کا عین کہنا اور ممکن کے صفات کو حق تعالیٰ کے صفات وافعال کا عین بنانا بڑی بے ادبی اور حق تعالیٰ کے اسماء وصفات میں الحاد وشرک ہے" (دفتر دوم مکتوب ۱)

مرزا غلام قادیانی کی تمام کتابیں توہین خدا کے مضامین سے لبریز ہیں۔ ہم اس کی تمام کتابوں سے صرف ایک کتاب "تذکرہ" میں سے مشتے نمونہ از خروارے چند حوالہ جات پیش کر رہے ہیں۔

قارئین کرام ان حوالوں کو پڑھ کر خود اندازہ کریں گے کہ مرتد مرزا غلام قادیانی نے کس طرح سے اللہ کی شان میں ہرزہ سرائی کی جس کی وجہ سے وہ اور اس کے ماننے والے کافر ٹھہرے۔

میں خدا ہوں

میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں (ص ۱۹۰)

اللہ کی روح مجھ پر محیط ہو گئی

اس اثنا میں میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی روح مجھ پر محیط ہو گئی۔ اور میرے جسم میں متولی ہو کر اپنے وجود میں مجھے پنہاں کر لیا۔ (ص ۱۹۰)

الوہیت مجھ پر غالب ہو گئی

میں نے دیکھا کہ اس کی قدرت اور قوت مجھ میں جوش مارتی ہے اور اس کی الوہیت مجھ میں موجزن ہے۔ میری اپنی عمارت گر گئی اور رب العالمین کی عمارت نظر آنے لگی۔ اور الوہیت بڑے زور کے ساتھ مجھ پر غالب ہوئی اور میں سر کے بالوں سے ناخن پا تک اس کی طرف کھنچا گیا پھر میں ہمہ مغز ہو گیا (ص ۱۹۹)

خدا میرے وجود میں داخل ہو گیا

الوہیت میرے رگوں اور پٹھوں میں سرایت کر گئی اور میں بالکل اپنے آپ سے کھویا گیا اور میں اس وقت یقین کرتا تھا کہ میرے اعضا میرے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے اعضا ہیں۔ خدا تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہو گیا (ص ۱۹۹)

میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا

مرا غضب اور حلم اور تلخی اور شیرینی اور حرکت اور سکون سب اسی کا ہو گیا اور اس حالت میں میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا۔ جس میں کوئی ترتیب اور تفریق نہ تھی۔ پھر میں نے منشاء حق کے موافق اس کی ترتیب اور تفریق کی اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں۔ پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا اور کہا۔ انا زینا السماء الدنیا بمصابیح پھر میں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے۔ (ص ۲۰۰)

خدا اور بیڑیاں

اے ازلی ابدی خدا بیڑیوں کو پکڑ کے آ۔ (ص ۴۴۶)

خدا کی باڑ

میں خدا کی باڑ ہوں۔ فرمایا یہ خطاب میری طرف ہے (ص ۵۰۰)

خدا تیرے اندر

آوا ابن خدا تیرے اندر اتر آیا (ص ۳۱۶)

میرے مالک کن فیکون ہوں

انما امرک اذا اردت شیئا ان تقول له کن فیکون۔ تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے (ص ۵۲۵)

تو عرش جیسا ہے

انت منی بمنزلة عرشی عرش پر آپ نے فرمایا کہ یہ لفظ اس لئے بیان کیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کی تجلیات جمالی وجلالی کا اتم مظہر عرش ہے۔ اور مسیح موعود (مرزا غلام احمد) اتم مظہر صفات جمالیہ کا ہے۔ جو کہ اس وقت ظاہر ہو رہے ہیں (ص ۵۱۳)

گویا کہ اللہ آسمان سے اترا

فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر مظهر الحق والعلا كان الله نزل من السماء اور تذکرہ ۶۳۶ پر ہے۔ انا نبشرک بغلام مظهر الحق والعلا كان الله نزل من السماء۔ ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت

دیتے ہیں جس کے ساتھ حق کا ظہور ہوگا گویا آسمان سے خدا اترے گا (ص۱۲۵)

خدا کرسی پر بیٹھا ہے

ایک بار دیکھا کہ کچہری میں گیا ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ ایک حاکم کی صورت میں عدالت کی کرسی پر بیٹھا ہے (ص۱۳۳)

خدا اور چھپ کر

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں چھپ کر آؤں گا میں اپنی فوجوں کے ساتھ اس وقت آؤں گا کہ کسی کو گمان بھی نہ ہوگا۔ (ص۵۴)

ہمارا رب عاجی ہے

ربّنا عاج ہمارا رب عاجی ہے (ص۱۰۵)

تو اولاد جیسا ہے

انت منی بمنزلۃ اولادی تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ اولاد (ص۴۳۶/۴۴۹)

تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے

انت منی وانا منک تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں (ص۴۳۶/۴۴۹) (ص۵۱، ص۱۴۶)

خدا، افطار اور روزہ

اے مجرمو! آج تم الگ ہو جاؤ میں اس رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔ اور افطار کروں گا اور روزہ بھی رکھوں گا۔ (ص۵، ص۴۳۴، ص۴۳۵، ص۴۶۴)

خدا۔ خطا اور صواب

اخطی واصیب میں خطا بھی کروں گا اور ثواب بھی (ص۴۰۵)

خدا۔ سونا اور جاگنا

اسھر وانام (جاگتا ہوں اور سوتا ہوں (ص۴۴)

خدا قادیان میں

خدا قادیان میں نازل ہوگا۔ اپنے وعدہ کے موافق (ص۳۵۲)

خدا کا نام یلاش

یلاش خدا کا ہی نام ہے یہ ایک نیا الہامی لفظ ہے کہ اب تک میں نے اس کو اس صورت پر قرآن اور حدیث میں نہیں پایا اور کسی لغت کی کتاب میں دیکھا (ص۳۸۹، ص۳۹۰)

خدا کا نام صاعقہ

انی انا الصاعقۃ وانی انا الرحمٰن ذوا للطف والندی میں صاعقہ ہوں اور صاحب لطف اور بخشش (ص۵۰، ص۴۶۳ ص۴۶۴)

رفیق خدا کا نام

یا رفیق رفیق خدا تعالیٰ کا نیا نام ہے جو کہ اس سے پیشتر اسمائے باری تعالیٰ میں کبھی نہیں آیا۔ ص۴۹۲)

احکام، قضا، اور مرزا

ایک مرتبہ مجھے یاد ہے کہ بعض احکام قضا و قدر میں نے اپنے ہاتھ سے لکھے ہیں کہ آئندہ زمانہ میں ایسا ہوگا۔ اور پھر اس کو دستخط کرانے کے لئے خداوند قادر مطلق جل شانہ کے سامنے پیش کیا (۱۳) خدا تعالیٰ کے قلم کی سرخ روشنائی اور دستخط جو خداوند قادر مطلق ہے اس ذات بیچون و بچگون کے آگے وہ کتاب قضا و قدر پیش کی گئی اور اس نے جو ایک حاکم کی شکل پر متمثل تھا اپنے قلم کو سرخی کی دوات میں ڈبو کر اول اس سرخی کو اس عاجز کی طرف چھڑکا اور بقیہ سرخی کا قلم کے منہ میں رہ گیا۔ اس سے اس کتاب پر دستخط کر دیئے۔ (ص۱۳۳)

تیرا نام پورا ہوگا مگر میرا نہیں

خدا عرش سے تیری تعریف کر رہا ہے ہم تیری تعریف کرتے اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں۔ اے احمد تیرا نام پورا ہو جائے گا۔ اور میرا نام پورا نہیں ہوگا (ص۴۲۵)۔ ان تمام حوالہ جات سے مرزا قادیانی کا کفر واضح ہوگیا ہے۔

بقیہ: ص۴۴

کامیاب رسالہ

محمد عمر فیروز آبادی ..... خضدار بلوچستان

میں رسالہ ختم نبوت کا مستقل قاری ہوں رسالہ ختم نبوت باقاعدگی سے مل رہا ہے۔ الحمدللہ ختم نبوت رسالہ بڑا بہترین اور کامیاب ہے اس رسالہ میں دینی کی معلومات اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں صحابہ کرام کی پرجوش اور ایمان افروز باتیں پڑھ کر ایمان تازہ ہو جاتا ہے اسی رسالہ کی وجہ سے قادیانی جماعت پوری دنیا میں بے نقاب ہو رہی ہے۔

شاہینوں کے ملک میں یہ کرگس کہاں سے آگئے

ڈاکٹر گوہر ..... ٹوبہ ٹیک سنگھ

وطن عزیز جن قربانیوں سے حاصل کیا گیا بچہ بچہ جانتا ہے۔ مگر افسوس کی بات ہے کہ گدھ (یعنی قادیانی) اسے مردار سمجھ کر کھانا چاہتے ہیں۔ مرزائیوں کا وجود یہاں ناسور سے کم نہیں ہے قادیانیوں کے گرو نے تو کہا تھا کہ جہاد حرام ہے وطن عزیز تو لاکھوں جانیں دے کر حاصل کیا گیا ہے۔ اب یہاں ان مردار خوروں کا کیا کام ہے یہ کسی اور جگہ دفع ہو جائیں ہمارے وطن عزیز کو اپنے گندے جسموں اور گندے عقیدوں سے ناپاک کرنے کی کوشش نہ کریں۔ یہ ملک تو شاہینوں کی سرزمین ہے۔ یہاں پر ان گدھوں کا وجود "چہ معنی دارد" ہمارا یہ مطالبہ ہے کہ حکومت وقت فوری طور پر ان بدبختوں اور مرتدوں کو ہمارے ملک سے نکال دے تاکہ یہ ہمارا چمن ان مرداروں سے پاک ہو جائے اگر حکومت کچھ کرنے سے قاصر ہے تو ہمیں اجازت دی جائے ہم خود ان سے نمٹ لیں گے۔ لیکن اگر حکومت نے ان کا کوئی نوٹس نہ لیا۔ تو ہم قادیانیوں کے ساتھ ساتھ اہل اقتدار کا گریبان بھی پکڑیں گے۔ انشاء اللہ

اقوال فاروق اعظم رض

غلام رسول ——— شیشہ والا کرور لعل عیسن

- اللہ تعالیٰ اس شخص کا بھلا کرے جو میرے پاس میرے عیوب کا تحفہ بھیجتا ہے۔
- کسی کی دیانتداری پر اس وقت تک اعتماد نہ کرو

باقی ص۲۷ پر

بزمِ ختم نبوت

رسالہ بے مثال عطیہ ہے

محمد جمیل اختر رحمانی ——— میاں چنوں

میں رسالہ ختم نبوت کو میں ہر ہفتے باقاعدگی سے پڑھتا ہوں کیونکہ مجھے دنیاوی خیالات سے چھٹکارا ملتا ہے میں دنیاوی خیالات میں زندگی نہیں گزار سکتا جو کچھ بھی دیکھنے یا سننے سوچے اس سے کچھ فائدہ نہیں ملتا بلکہ خواہ مخواہ ہم گناہ میں اضافہ کرتے ہیں دنیا ایک عارضی جہاں ہے اس میں ہم جو کچھ بوئیں گے۔ وہی کچھ آخرت میں ملے گا۔ اور یہ دنیا فانی ہے پتہ نہیں کب موت آ جائے اس لئے میں رسالہ ختم نبوت کا مطالعہ ہر ہفتے کرتا ہوں تاکہ مجھے دنیا حصول سے اس رسالہ ختم نبوت میں بہترین تحریریں لکھی ہوتی ہیں جسے پڑھ کر ہمیں سچے جھوٹے کی پہچان ہو جاتی ہے

ہم شبانِ ختم نبوت ہیں مرزائیت سے ٹکرائیں گے

محمد اکرم طوفانی۔ سرگودھا

ہم شبان ختم نبوت ہیں مرزائیت سے ٹکرائیں گے
ہم اللہ واحد کے بندے توحید کی شمع جلائیں گے
ہم شاہ رسل کی اُمت ہیں جن پہ نبوت ختم ہوئی
ہم منکر ختم نبوت کو نرالا سبق پڑھائیں گے
مرزائیت کی غنڈہ گردی سے گھبرانے والے ہم بھی نہیں
کوئی ساتھ ہمارا دے تو بہتر ورنہ ہم ڈٹ جائیں گے
ہم مرنے سے کب ڈرتے ہیں نبی کے ہم پروانے ہیں
ہم مرتے مرتے بھی مرزائیو تم کو مزا چکھائیں گے
ہم بات بتا دیں ان کو بھی مرزائیوں کے جو ساتھی ہیں
دعاقبت اپنی خراب کرو ہم تو شہادت پائیں گے
ہم وقت کے حکمرانوں کو بھی بات بتا دیں کھری کھری
کمزور نہ سمجھو ہم کو ورنہ سن ۵۳ دھرائیں گے
ختم نبوت کے غدار اسلام کے ازلی دشمن ہیں
ہم ایسے ازلی دشمنوں کو جہنم تک پہنچائیں گے
ختم نبوت آن ہماری ختم نبوت جان ہماری
ختم نبوت کی خاطر سولی پر چڑھ جائیں گے
ختم نبوت کے مجاہد ختم نبوت کے پروانے
انشاء اللہ ایسے غازی سیدھے جنت میں جائینگے
خدام ختم نبوت سے طوفانی بھی ایک خادم ہے
ہم ختم نبوت کا پرچم سب دنیا پہ لہرائیں گے

بُری صحبت کا نتیجہ

محمد قاسم قاسمی طرپگا........ کبرانی

ایک نیک بکری کی دوستی ایک چور بکری سے ہو گئی جو کھڑی فصلوں کو تباہ و برباد کر دیتی تھی نیک بکری اُسے اتنا سمجھاتی کہ چوری کرنا بُری بات ہے لیکن چور بکری اِن تمام باتوں کو ان سنی کر دیتی تھی اور نیک بکری کو بہکا کر کھیت میں لے جاتی اور فصلوں کو برباد کر دیتی کسان اپنی فصلوں کو برباد دیکھ کر بہت پریشان و فکر مند ہوا اسی طرح دو تین روز گذر گئے بکریاں آکر فصلوں کو کھانے لگیں یہ دیکھ کر ایک دن کسان لاٹھی لے کر بکریوں کے انتظار میں بیٹھ گیا۔ جب بکریاں آکر فصلوں کو کھانے لگیں۔ اسی وقت کسان ان پر لاٹھیاں برسانے لگا۔ جس کی وجہ سے دونوں بکریوں کی خوب پٹائی ہوئی۔ سچ ہے بُری صحبت کا نتیجہ بُرا ہی ہوتا ہے اس لئے ہم تمام لوگوں کو بُری صحبت سے بچنا چاہئے، اچھی صحبت میں رہنا چاہئے اگر بُری صحبت میں رہیں گے۔ تو ہمارا بھی یہی حال ہوگا۔ جیسا کہ دونوں بکریوں کا ہوا۔

حب میں قادیانیوں کی سرگرمیوں پر اظہار تشویش

مولانا غلام مصطفےٰ فاروقی .... کراچی

احقر نے گذشتہ دنوں حب اور ساکران کا دورہ کیا اور مقامی علمائے کرام اور معززین شہر سے ملاقات کی احقر نے دیکھا کہ مرزائی اقلیت ہونے کے باوجود حدود آرڈی ننس کی مسلسل خلاف ورزی کر رہے ہیں ملک کے اور حصوں کی طرح حب ساکرانی اور وندر بلوچستان ان علاقوں میں مسلمانوں میں اپنی ناپاک سرگرمیاں پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن یہاں ان کی سرگرمیاں کسی صورت میں برداشت نہیں کی جائیں گی۔ انہوں نے حب کے علماء اور معززین شہر سے پر زور اپیل کی کہ وہ غیرت ایمانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے قادیانی سرگرمیوں کا ابھی سے نوٹس لیں اور ان پر کڑی نظر رکھیں اور مرزائیوں کے ساتھ کسی قسم کا لین دین نہ کریں اور وزیر اعلیٰ بلوچستان صوبائی وزراء اور انتظامیہ سے بھی مطالبہ کیا ہے کہ فی الفور حب میں قادیانی سرگرمیوں کا نوٹس لیں اور آرڈیننس کی خلاف ورزی پر فی الفور سزا دیں۔ تاکہ حب کے مسلمانوں میں پائی جانے والی بے چینی کا خاتمہ ہو سکے۔

پنجگور میں ذکریوں کی شرارت

قاری فضل الرحمٰن فاروقی .... مکران

ضلع پنجگور دشت شہباز سے تین مسلمان لڑکیوں کو ذکری مذہب کے ۵ غنڈوں نے اغواء کر کے دو لڑکیوں کو دو ذکریوں نے کسی مسلمان ملا سے نکاح پڑھوا کر زوجیت میں لے لیا۔ جب کہ ایک نابالغ ہے۔

دشت شہباز کے کچھ مسلمان حضرت مولانا رحمت اللہ نائب امیر تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے پاس آئے اس صورت

میں مولانا رحمت اللہ صاحب نے مجھے اور باقی علماء کرام و مسلمانان جھنگ کو اعتماد میں لیا۔ ڈپٹی کمشنر جھنگ کو مطلع کیا گیا اور ڈپٹی کمشنر جھنگ، نائب تحصیلدار پروم و قاضی جھنگ قاضی امان اللہ کے تعاون اور علماء کرام کی قربانیوں سے ان لڑکیوں کا نکاح ختم کیا گیا۔ اور جن ذکریوں نے اغواء کر کے نکاح کر لئے تھے۔ اُن کو نکاح خواں ملا سمیت ۳ ماہ قید کی سزا مل گئی ہے۔ اور ایک ایک لاکھ ضمانت اور لڑکیوں کو بخیر و خوبی اُن کے والدین کے حوالے کیا گیا۔

مسجد ختم نبوت کو واگذار کرانے کیلئے عرضداشت

متعدد علماء کرام کے دستخط

تمام طبقہ فکر کے علماء کرام، دانشوروں، وکلاء اور کاروباری حضرات کے متفقہ فیصلے کے مطابق یہ مشترکہ عرضداشت "مسجد ختم نبوت" واقع کمشنری بازار ڈیرہ اسماعیل خان کے سلسلہ میں پیش کی جا رہی ہے کہ مسجد کے متعلق تمام دستاویزات اور مفتیان کرام کے فتاویٰ کی روشنی میں یہ بات پایۂ تکمیل کو پہنچ چکی ہے کہ موقع پر "مسجد ختم نبوۃ" ہے جس میں محراب و منبر، مینارے، حجرہ (لوازمات مسجد) موجود ہیں۔ اور دیواروں پر کلمہ طیبہ اور خلفائے راشدینؓ کے اسماء مبارکہ بھی جلی قلم سے تحریر ہیں۔ لہٰذا یہ قانوناً اور شرعاً مسجد ہے۔

قیام پاکستان کے بعد مسلمانوں نے اس پلاٹ (۱۴۱، ۴۰۷) میں نماز پڑھنا شروع کر دی اور ۱۹۵۲ء کو متعلقہ افسران نے اسے برائے استعمال مسجد الاٹ کر دی قادیانیوں نے اس پر ناجائز قبضہ کر لیا یہ وہ دور تھا جب حکومت کے اندر قادیانیوں کا انتہائی اثر و رسوخ تھا ۱۹۷۴ء میں جب مرزائی غیر مسلم اقلیت قرار دے دیئے گئے تو ڈاکٹر مولا بخش صدر احمدیہ جو خوش قسمتی سے مشرف با اسلام ہو چکے تھے انہوں نے ایک درخواست ۱۹۷۵ء میں دی جس میں اس بات کی وضاحت ہے کہ ہم نے مسجد پر ناجائز قبضہ کیا تھا۔ دراصل یہ مسلمانوں کی مسجد تھی۔ اللہ کے فضل و کرم اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے فیصلوں کے مطابق محمد ریاض الحسن صاحب گنگوہی امیر مجلس ڈیرہ و مسلمانان ڈیرہ کی جدوجہد اور انتھک مخلصانہ کوششوں کے نتیجہ میں مرزائیوں کو اس جگہ سے قانوناً ۱۹۸۲ء میں بے دخل کر دیا گیا۔ اور اسی وقت سے تا حال بل بجلی بھی مسجد ختم نبوت کے نام چلا آ رہا ہے اور اس کی باقاعدہ ادائیگی کی جا رہی ہے

اب ۱۱ نومبر ۱۹۹۰ء کو محکمہ متروکہ وقف املاک کے چپڑاسی حق نواز و چپڑاسی شاہ نواز نے ڈیرہ کی فضا کو مکدر کرنے کے لئے ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت مسجد ختم نبوت کا بورڈ جس پر حدیث بھی مندرج تھی۔ مسجد کے سامنے سے اُتار کر پھینک دیا۔ جس پر عوام میں اشتعال کا پیدا ہونا لازمی امر تھا۔ اور اگلے روز ۱۲ نومبر کو حالات نے جو شکل اختیار کی اور نوبت گرفتاریوں تک پہنچی اور انتظامیہ کے لئے نگاروں کی تعیناتی کے بغیر اور کوئی راستہ نہ رہا اور حالات کی یہ خرابی انتظامی مشینری کے مسلسل تساہل اور اس دینی مسائل کو کھٹائی میں پھینک دینے کی وجہ سے رونما ہوا

ہم دستخط کنندگان عرضداشت یہ پُرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ اس سلسلہ میں مزید تساہل اور تطویل کو کام میں نہ لایا جائے اور بعض لوگ مسجد ہذا کی بابت جو غلط فہمیاں افسران کے ذہنوں میں پیدا کر رہے ہیں۔ اور اپنے مذموم ذاتی مفادات کے لئے اس مسجد کو استعمال کر رہے ہیں وہ خدا کی عدالت میں ان کی کبھی معافی نہیں ہو گی اور جواب دہی ہو گی۔ ان کا یہ فعل ختم نبوت سے سراسر غداری پر مبنی ہے اس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے محکمہ متروکہ وقف املاک مسجد میں اپنا دفتر بنانے سے اجتناب کرے کیونکہ مسجد اللہ کا گھر ہے کسی کی ملکیت نہیں مسلمانان ڈیرہ اسے کبھی بھی مسجد میں دفتر بنانے کی اجازت نہیں دیں گے۔ حکومت اور انتظامیہ حالات کا جائزہ لے کر اس حساس مسئلہ کا حل جلد نکالے ورنہ حالات کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر ہو گی

ایک کمی

★ ملک محمد حسن روزنگار

اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ آپ نے مجھ جیسے ناچیز کو بھی اپنے ہفت روزہ میں جگہ دے کر دل موہ لیے ہے۔ میرے خیال میں آپ کا رسالہ بڑی اچھی طرح چل رہا ہے دل ایک کمی محسوس کرتا ہے۔ امید ہے آپ بھی اس سے اتفاق کریں گے۔ کہ جن لوگوں نے ۱۹۵۳ء تا ۱۹۷۴ء میں قربانیاں پیش کیں۔ ان شہداء کا بھی ذکر ہمارے لئے باعث فخر ہے آپ رسالہ میں ایک دو واقعات ضرور شائع کریں۔ ان شہداء کے واقعات پڑھنے، سننے اور سنانے سے دل کو تازگی محسوس ہوتی ہے۔ اس لئے میرا دل یہ چاہتا ہے کہ ان لوگوں کے افکار و کردار کو اجاگر کیا جائے

مہکتی کلیاں

★ غزالہ انجم مانسہرہ

- کسی کے ایمان کا اندازہ اس کے کئے ہوئے وعدہ سے لگاؤ۔
- ایسی خوشی سے دور رہو جو کل غم کا کانٹا بن کر تکلیف دے۔
- ایک عالم دین کی عبادت، لاکھ جاہلوں سے زیادہ ہوتا ہے۔
- جس دل میں احساس نہیں ہوتا۔ وہ اس اندھیرے کی مانند ہے۔ جو سورج کی شفیق کرنوں سے محروم ہے۔

باقی ص ۱۹ پر

کہنا بڑوں کا مانو

مولانا حالیؒ

اے بھولے بھالے بچو!
کہنا بڑوں کا مانو!
ماں باپ اور بڑوں کا
مانا نہ جس نے کہنا
ممکن نہیں جہاں میں!
عزت سے اس کا رہنا
گر چاہتے ہو عزت!
کہنا بڑوں کا مانو!
تم کو خبر نہیں کچھ!
اپنے برے بھلے کی!
چاہو اگر بھلائی!
کہنا بڑوں کا مانو!

مرسلہ: ساجد پرویز سکندر پور

یہ برطانیہ ہے

- برطانوی جیل خانے یا جرائم کی تربیت گاہیں
- یہ پابندی کس لئے ہے

برطانوی جیلوں میں ایڈز کی وبا

شریعت اسلامیہ کے نزدیک جرم پر سزا کا نفاذ اس لئے رکھا گیا ہے کہ مجرم اپنے کئے کی سزا پائے۔ نیز پورے معاشرہ کو عبرت حاصل ہو اور دوسرے لوگ ایسے جرائم کے ارتکاب سے باز رہیں۔

جہاں تک اوامر و نواہی کے حکم کا تعلق ہے۔ وہ صرف حکم کر دینے میں رہ جاتا ہے۔ اگر جرائم کے انسداد کے لئے سزائیں متعین نہ کی جائیں۔ لیکن جب نواہی پر زجر و توبیخ کا قانون بنا ہو۔ مجرم کو سزا کے شکنجے میں کسنے کا اعلان بھی ہو تو ہر شخص اس سزا کے ڈر سے جرموں کا ارتکاب کرنے سے اجتناب کرتا ہے۔ اور معاشرہ ایک صالح معاشرہ کی شکل اختیار کرتا چلا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کے جن ممالک میں جرائم پر خدائی قوانین کی بالادستی ہے۔ ان ممالک میں جرائم نہ ہونے کے برابر ہوتے ہیں۔ اور جہاں انسانی قوانین خدائی قوانین پر غالب کر دیئے جاتے ہیں۔ تو باوجودیکہ جیل خانے موجود ہیں سزا کا قانون ہے۔ لیکن اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ مجرم کو اپنے جرم کی سزا نہیں ملتی۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے جرائم سے توبہ نہیں کرتا۔ اور جرائم میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ برائے نام سزا دینے کے بعد ان کو جرائم کو ختم کرنے میں ناکام ہو چکا ہے۔ خدائی قانون کی مخالفت کرنے والے مجرم کی حوصلہ شکنی کی بجائے حوصلہ افزائی کرتے جا رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان حالات میں یہ جیل خانے مقام عبرت نہیں تھے تو تربیت گاہ بن چکے ہیں۔ [illegible] کرنے والے اور لائق ناقابل مجرم کی فہرست میں شامل کر دیا۔ لیجئے ایک جھلک برطانیہ کے جیل خانوں کی دیکھئے۔ روزنامہ ایوننگ نیوز مانچسٹر خبر دیتا ہے کہ۔

جیل کے حکام کی ایک رپورٹ کے مطابق برطانیہ کی جیلوں میں ایڈز کی مہلک بیماری ناقابل یقین حد تک بڑھ چکی ہے۔ جس کی وجہ نشہ آور اشیاء کا استعمال اور ہم جنس پرستی ہے۔ ملک کی مغربی پانچ جیلوں میں سے تین جیلوں میں ہیروئن (DURAG) کا عام استعمال ہوتا ہے۔ نشہ کے عادی اس کے انجکشن لگانے کے لئے سرنج بھی استعمال کرتے ہیں۔ جبکہ ہم جنس پرستی پانچوں جیلوں میں زوروں پر ہے۔ چیف آفیسر مسٹر پیری فلپری کی ایک رپورٹ کے مطابق نشہ آور چیزیں ایک بھاری قیمت کے طور پر استعمال کی جاتی ہیں۔ اور اس سے ہر چیز خریدی جا سکتی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اگر حکومت نے اس مسئلے پر تساہل سے کام لیا۔ تو خطرہ ہے کہ برطانیہ کی تمام جیلوں میں ایڈز کی مہلک بیماری پھیل جائے گی۔

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ جیل خانے کن مقاصد کے لئے استعمال ہو رہے ہیں۔ یہ کیا تھے کیا بن گئے ہیں؟ سوچئے جو مقام عبرت کے لئے تھا۔ ایک مجرم کو اپنے جرم سے باز رہنے اور دوسروں کو عبرت دینے کے لئے تھا۔ وہی مقام فحش و بے حیائی کا مرکز بن گیا۔ حیاسوز طور طریقے ان مقامات پہ پروان چڑھے۔ وجہ یہی ہے کہ خدائی قوانین سے بغاوت کی گئی۔ اگر خدائی قوانین کے مطابق سزا کا نفاذ ہوتا تو یقیناً جرائم کے انسداد بڑی آسانی سے ہو جاتا۔

یہ پابندی کس لئے

مانچسٹر ایوننگ نیوز نے خبر دی ہے کہ [illegible] رسالہ ماہ مارچ کی تمام کاپیاں حکومت نے ضبط کرنے کا حکم دیا ہے کیوں کہ اس شمارہ میں برطانوی وزیر اعظم کے ایک بیان کی رپورٹ شائع کر دی گئی ہے۔ جو برطانیہ کے باغی آئی آر اے سے متعلق ہے۔ مسز تھیچر نے اپنے بیان میں آئی آر اے کی سرگرمیوں کے متعلق بیان دیا تھا۔ لیکن حکومت کے مفاد کے خلاف ہونے کی بناء پر سرکاری وکیل نے مشورہ دیا کہ اسے شائع نہ کیا جائے۔ لیکن رسالہ مذکورہ نے شائع کر دیا۔ چنانچہ حکومت نے ان شماروں پر پابندی لگا دی ہے۔ (۱/۳/۸۹)

(۲) حکومت نے میڈونا نامی ایک فلمی اداکارہ کی ایک ویڈیو ٹیپ کو ضبط کرنے کا حکم جاری کیا ہے۔ اس فلم میں اداکارہ نے ایک عیسائی راہبہ کا کردار ادا کرتے ہوئے عریاں ہو کر کرائسٹ کے بت کو بوسہ دیا۔ اس کے بعد یہ بت حرکت میں آ گیا۔ اور اس کے بعد .... یہ فلم ایک چرچ میں بنائی گئی۔ اور یہ حیاسوز منظر چرچ میں دکھایا جاتا ہے۔ (ایضاً)

(۳) برطانوی دارالعلوم کے تقریباً ۵۰ ممبروں نے محکمہ تعلیم سے مطالبہ کیا ہے کہ بچوں کے لئے لکھی جانے والی کتاب ابیگیل (ABIGAIL) کو ضبط کر دیا جائے۔ کیوں کہ اس کتاب سے بچوں میں جھگڑے و فساد کا جذبہ پیدا ہونے کا قوی امکان ہے۔ اور وہ فسادی و جھگڑالو بن سکتے ہیں۔ نیز بچوں میں شراب نوشی کا رجحان بڑھے گا (ایضاً)

آپ روز سنتے ہیں اور پڑھتے ہیں۔ کہ برطانوی حکومت کا دعویٰ ہے کہ یہ ایک مہذب اور آزاد ملک ہے۔ یہاں فکر و نظر کی آزادی ہے۔ اظہار رائے پر کوئی پابندی نہیں۔ خواہ کوئی کچھ کہے۔ لکھے، کرے، مثال کے طور پر رسوائے زمانہ ناول شیطانک ورسز ہے۔ جس میں بدبخت رشدی نے انتہائی فحش کلامی اور بے حیائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مسلمانان عالم کے قلوب کو ٹھیس پہنچائی ہے۔ اہل اسلام نے دیگر ممالک کے علاوہ برطانیہ کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک احتجاج کیا۔ مظاہرے ہوئے، مطالبات دہرائے گئے، پابندی کی اپیلیں کی گئیں۔ حتیٰ کہ غیر مسلم کی ایک بڑی تعداد نے بھی اس مرحلے پر اہل اسلام کا ساتھ دیا۔ اور بعض غیر مسلم ممالک (انڈیا، افریقہ، ہانگ کانگ وغیرہ) نے بھی اس ناول پر پابندی عائد کر دی۔ لیکن برطانوی حکومت نے "اظہار آزادی" کے نام نہاد عنوان کے ذریعے اہل اسلام کے تمام مطالبات مسترد کرتے ہوئے کتاب پر پابندی لگانے سے انکار کر دیا۔

لیکن مذکورہ بالا خبر پہ پابندی کی تصدیق نے برطانوی حکومت کے ڈھول کا پول کھول کر رکھ دیا ہے۔

سوال یہ ہے کہ جب اظہار رائے پر کوئی پابندی نہیں تو آخر ان مضامین و رسائل پہ پابندی کیوں؟ اور شیطانک ورسز جیسی گستاخانہ ناول پہ پابندی کیوں نہیں؟

بہاولپور میں مفتی اعظم بمبئی

حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب کا ولولہ انگیز خطاب

انڈیا کے مشہور مفتی اور ساحل سمندر پر واقع بندرگاہ بمبئی کے مجاہد ختم نبوت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب اپنے رفیق کار مولانا منصور اللہ خان کی معیت میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی دعوت پر آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس ربوہ میں شرکت کے لئے پاکستان تشریف لائے۔ موصوف اگرچہ کانفرنس میں شرکت نہ کر سکے۔ لیکن ربوہ تشریف لائے۔ جہاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دونوں مراکز جامع مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن ربوہ، جامعہ ختم نبوت مسلم کالونی کا معائنہ کیا۔ بعد ازاں ملتان دفتر مرکزیہ تشریف لائے۔ جہاں مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مرکزی ناظم محمد اسماعیل شجاعبادی نے خیر مقدم کیا۔ موصوف اپنے قیام ملتان کے دوران ملتان کے جامعات میں تشریف لے گئے۔ جہاں کراچی کے جامعات و مدارس دیکھے۔ اور علماء کرام سے ملاقاتیں کیں۔ آپ کا قیام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر رہا۔ بعد ازاں بہاولپور تشریف لائے دفتر میں محمد اسماعیل شجاعبادی، عبدالعزیز انجم نے خوش آمدید کہا۔ اور شہر کے اہم مدارس و مساجد میں آپ کے بیانات ہوئے۔ مورخہ ۲ نومبر بعد نماز ظہر دار العلوم مدینہ تشریف لے گئے۔ جہاں رئیس الجامعہ مولانا غلام مصطفیٰ، شیخ الحدیث مولانا عطاء الرحمٰن نے خیر مقدم کیا۔ آپ کے اعزاز میں تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں آپ نے علماء کرام اور طلباء دین، کی ذمہ داریوں اور اکابرین علماء حق اہلسنت والجماعت دیوبند کی خدمات پر خطاب کیا۔

بعد نماز عصر جامعہ اسلامی مشن کی جامعہ مسجد میں نمازیوں اساتذہ جامعہ وطلباء سے خطاب کیا۔ موضوع تھا "علم دین کی فضیلت اور اس کی حفاظت کی ذمہ داری"، جہاں شیخ الحدیث مولانا محمد حنیف نے آپ کا شکریہ ادا کیا۔

قبل نماز مغرب جامع العلوم قدسیہ تشریف لے گئے جہاں نماز مغرب کے بعد عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت، امت مسلمہ کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے خدمات اور ہندوستان میں مرزائی سرگرمیوں کے خلاف پرزور تعاقب پر روشنی ڈالی گئی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات عظیمہ کو سراہا۔ نیز جامعہ قدسیہ میں آپ کے اعزاز میں پر تکلف کھانا دیا گیا۔

بعد نماز عشاء جامع مسجد اشرف غلہ منڈی میں نمازیوں اور شہر کے علماء کرام اور معززین سے دلچسپ پیرایہ میں خطاب فرمایا۔ اور عقلی دلائل سے ختم نبوت کی وضاحت کی۔ آپ کے بیانات میں چند ایک اقتباس پیش خدمت ہیں۔ تاکہ قارئین بھی ان اہم خطابات سے مستفید ہو سکیں۔

- بہاولپور میں میری حاضری میری خوش نصیبی ہے۔ کیونکہ یہ وہ شہر ہے۔ جس میں سب سے پہلے عدالتی سطح پر قادیانیوں کے کفر و ارتداد کا فیصلہ ہوا۔
- ختم نبوت کا عقیدہ قرآن پاک کی بیسیوں آیات اور سینکڑوں احادیث سے ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے قرآن اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان (لا نبی بعدی) کے بعد کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔ صحابہ کرامؓ نے مسیلمہ کذاب، اسود عنسی وغیرہ مدعیان نبوت سے کوئی دلیل طلب نہیں کی۔ ختم نبوت کے موضوع پر گفتگو کرنا میں عقیدہ کی کمزوری سمجھتا ہوں۔ امام اعظم کا قول ہے۔ کہ مدعی نبوت سے معجزہ طلب کرنا کفر ہے۔
- اگر نظریہ پر معجزہ طلب کیا جائے کہ اس کی مزید ذلت اور رسوائی ہو گی۔ اور وہ نہیں دکھلا سکے گا۔ اور اس کا کفر واضح ہو گا۔ پھر گنجائش ہو سکتی ہے۔

لٹریچر کی دنیا میں مرزا قادیانی سے بڑا جھوٹا آج تک نہیں دیکھا۔ انگلش لٹریچر "جلس" کا نام آتا ہے۔ اس سے بھی بڑا جھوٹا ہے۔

- مرزا قادیانی نے کہا ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کے مطابق دجال مکہ یا مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ مرزا دجال تھا۔ لہٰذا مکہ مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا۔
- مرزائی مربی و مناظر مولانا لال حسین اختر کے بقول زہر کا پیالہ پی لے گا۔ لیکن مرزا قادیانی کے کردار و کیرکٹر پر گفتگو نہیں کرے گا۔ میری کئی مرزائیوں سے گفتگو ہوئی میں نے کہا مسئلہ ختم نبوت اتنا واضح اور بدیہی ہے کہ اس پر بحث کی ضرورت نہیں۔ مرزا کے کردار اور پیش گوئیوں پر بحث کرتے ہیں۔ مرزائی مناظر کو جرأت نہ ہوئی۔
- انبیاء کرام تشریف لاتے رہے کیونکہ ان کی بعثت خاص علاقہ کے لئے تھی یعنی علاقہ محدود، بعثت خاص، اور دین میں تحریف کا خطرہ۔

لیکن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام انس و جن کے لئے قیامت کے لئے نبی۔ یعنی بعثت عمومی۔ مذہب عالمگیر۔ دین کامل و مکمل۔ تحریف کا خطرہ ناممکن۔ کیونکہ حفاظت بذمہ خداوند قدوس ارشاد ربانی ہے۔

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون

لہٰذا عقلی طور پر بھی کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں۔

- گزشتہ برس مرزا طاہر کی طرف سے جہاں اور علماء کرام کو مباہلہ کی دعوت دی گئی مجھے بھی مباہلہ پمفلٹ ڈاک کے ذریعے ملا۔ میں نے بمبئی کے قادیانیوں سے کہا مرزا غلام قادیانی کی قبر پر چلتے ہیں۔ اس کی قبر کھودتے ہیں اگر سانپ بچھو نہ دکھاؤں تو میں سچا نہیں جھوٹا۔ اگر دکھلا دوں تو تم سب مسلمان ہو جاؤ۔ لیکن قادیانی جماعت کے ذمہ داروں نے چپ سادھ لی۔
- ختم نبوت اسلام کی نظریاتی سرحد ہے۔ جس کی حفاظت ہر مسلمان کا فرض ہے۔ تاریخ کا یہ تسلسل رہا ہے کہ مسلم حکمرانوں اسلامی عدالتوں، مسلم عوام نے مدعی نبوت کو کیفر کردار تک پہنچا کر دم لیا۔
- انگریز سامراج نے ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت قادیانیت کا پودا لگایا۔ اور اس کی مسلسل آبیاری کی بڑی بڑی جاگیریں دیں۔ کلیدی مناصب پر فائز کیا۔ اور پروپیگنڈہ مشنری کے ذریعے ان کا بھرپور پروپیگنڈہ کیا۔

سندھ میں ختم نبوت یوتھ فورس کے متعدد عہدیداروں کا تقرر

گزدو کوٹ (پ۔ ر) ختم نبوت یوتھ فورس سندھ کے صوبائی سیکرٹری جنرل نیاز احمد منگلانی نے ساماروں کے مشورہ سے کشمور کے نوجوان طالب علم نیاز احمد لاشاری کنڈھ کوٹ سے علاقہ

علم عبدالعزیز بھیوکو بالترتیب پریس سیکرٹری اور صوبائی نائب صدر دوم مقرر کیا ہے۔ جبکہ ضلع جیکب آباد کے لیے غلام نبی منگسی سکر، لاڑکانہ ڈویژن کے لیے محمد یعقوب کھوسہ کو صدر مقرر کیا۔ اور سندھ یوتھ فورس کے تمام ممبروں سے اپیل کی ہے کہ وہ لیٹر پیڈ رسید بکیں وغیرہ منگوانے کے لیے درج ذیل پتہ پر رابطہ کرکے منگوائیں۔ پتہ: نیاز احمد بنگلانی، صوبائی دفتر ختم نبوت یوتھ فورس، ڈاکخانہ باہو کھوسہ تحصیل ٹھل ضلع جیکب آباد، فون نمبر 11 ـ

لوگوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع راولپنڈی کے مبلغ احسان احمد دانش کو دی۔ جس پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع راولپنڈی کے مبلغ اور شعبہ طلبہ کے سرپرست احسان احمد دانش کی معیت اور صدر جناب عماد جہاں زیب کی قیادت میں ایک وفد جس میں جناب محمد ریاض خان، آصف محمود، ارشد محمود، نور رشید احمد بابر۔ نزاکت علی شامل تھے نے انتظامیہ

سکول سے ملاقات کی جس پر انکوائری آفیسر مقرر ہوا جس سے طلبہ کے وفد نے رولت میں ملاقات کی اور حالات و واقعات سے آگاہ کیا جس پر مذکورہ قادیانی مس کا تبادلہ کر دیا گیا۔ اس سلسلہ میں طلبہ کے وفد نے پرنسپل سکول ہذا مس شفیق صدیقی کی خدمات کو سراہا۔

نسیم قادیانی کو اقوام متحدہ کی نمائندگی سے ہٹا کر کسی مسلمان کو مقرر کیا جائے

اسلام آباد۔ گورنمنٹ فیڈرل کالج کے زیر اہتمام ختم نبوت یوتھ فورس کا ایک اجلاس بلایا گیا، جس میں جناب عبدالحفیظ صاحب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اقوام میں مسلمانوں کا نمائندہ مسلمان ہونا چاہیے نہ کہ قادیانی۔ اس لیے نسیم احمد قادیانی کو فوراً ہٹایا جائے۔ اس کی جگہ کسی مسلمان کو مقرر کیا جائے۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے جناب شوکت حیات نے کہا کہ نسیم احمد قادیانی ہے اور قادیانی کافر و مرتد ہیں۔ اس لیے مسلمانوں کا نمائندہ کافر نہیں ہو سکتا۔ شوکت صاحب نے تقریر جاری رکھتے ہوئے حکومت پاکستان بالخصوص صدر غلام اسحاق خان سے مطالبہ کیا ہے کہ نسیم احمد قادیانی کو جلد از جلد برطرف کیا جائے۔ اجلاس کی کاروائی حافظ زبیر خان کی تلاوت سے ہوئی۔

عالمی مجلس کے مطالبہ پر قادیانی مس کو فوری تبدیل کر دیا گیا

فیڈرل گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول ہیرو گھر سہالہ میں ایک قادیانی مس اسلامیات کا مضمون پڑھا رہی تھی اور قادیانیت کی بھرپور تبلیغ میں مصروف تھی جس کی اطلاع مقامی

مسجد ختم نبوت ڈیرہ اسماعیل خان کو مسلمانوں کے حوالے کیا جائے

ڈیرہ میں علمائے کرام اور متعدد راہنماؤں کا پریس کانفرنس سے خطاب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مرکزی ہدایات کے مطابق ”مسجد ختم نبوت“ کی بازیابی کے سلسلہ میں تمام مذہبی، سیاسی شخصیات اور جماعتوں سے رابطہ کیا گیا اور اسی سلسلہ میں ایک اہم اجلاس ہوا اور مشترکہ پریس کانفرنس کی گئی۔ پریس کانفرنس میں تمام مکتبہ فکر کی جانب سے دستخط شدہ یادداشت پیش کی گئی۔ علاوہ ازیں پریس کانفرنس سے محمد ریاض الحسن گنگوہی، امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ جناب احمد نواز خان بارکزئی کنوینر پاکستان عوامی تحریک، راجہ محمد ابراہیم جنرل سیکرٹری پاکستان مسلم لیگ، الٰہی بخش عالم صدر جمعیت طلباء اسلام نے خطاب کیا۔ اور اپنی جانب سے اس بارے میں مکمل حمایت کا اعلان کیا۔ اس پریس کانفرنس میں کارکنان اور علماء کرام و دانشوران نے بھرپور شرکت کی۔ اور اپنی جانب سے مکمل اعتماد کا اظہار کیا۔ اندریں بارہ جمعۃ المبارک کے اجتماعات میں ایک قرارداد منظور کرائی گئی۔ بعد ازاں مفتیان کرام کے فتاویٰ پڑھ کر سنائے گی۔

قرارداد

جمعۃ المبارک کا یہ اجتماع حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ”مسجد ختم نبوت“ واقع کمشنری بازار پر پولیس کا قبضہ ختم کرکے مسجد ”مجلس تحفظ ختم نبوت“ کے حوالے کی جائے۔ جیسا کہ اسسٹنٹ کمشنر ڈیرہ نے حضرت مولانا علاؤالدین صاحب سے کہا تھا کہ آپ شرعی جواز پیش کردیں تو ہم اس کا حل نکال لیں گے۔ اب جبکہ 6 دسمبر 0-A اے سی صاحب نے منور خان اسسٹنٹ ایڈمنسٹریٹر اوقاف نیز ان کو بلوایا تو اسکی موجودگی میں حضرت مولانا علاؤالدین صاحب اور دیگر اراکین وفد کے سامنے محمد ریاض الحسن گنگوہی نے فقیہان کرام کے فتاوے پیش کیے تو اب شرعی فیصلہ آنے کے بعد مسجد کو پولیس کنٹرول میں رکھنے کا کوئی جواز نہیں۔ لہٰذا مسجد کو نماز پنجگانہ کی ادائیگی کے لیے کھولا جائے۔

قادیانیوں کے خلاف ملکی آئین کی خلاف ورزی پر مقدمہ چلایا جائے

حکومت پاکستان کو چاہیے کہ مرزائیوں کی عبادت گاہوں سے مینار، محراب وغیرہ ختم کرے کیونکہ قادیانی آرڈیننس کی رو سے قادیانیوں کی عبادت گاہوں کی شکل مسجدوں جیسی نہیں ہو سکتی ان خیالات کا اظہار مجلس تحفظ ختم نبوت کے سرپرست اعلیٰ برائے کورٹ خادم محمد مولانا سراج الدین نے محمدی مسجد جمعۃ المبارک کے ایک عظیم الشان اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم وفاقی حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ قادیانی آرڈیننس پر عمل درآمد کروائے اور قادیانیوں کے خلاف جو آرڈیننس کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوں مقدمات داخل کریں اور ان کو فوری گرفتار کیا جائے۔ دریں اثناء انہوں نے مطالبہ کیا کہ ختم نبوت یوتھ فورس کرک کے مطالبات جلد از جلد تسلیم کیے جائیں۔ اور کہا کہ ہم ڈی۔ سی۔ کرک کو متنبہ کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے جذبات کا احساس کرتے ہوئے جلد از جلد یوتھ فورس کرک کے مطالبات تسلیم کر لیں۔

منڈیکے گورایہ ضلع سیالکوٹ میں ختم نبوت یوتھ فورس کا قیام

منڈیکے گورایہ کے نوجوانوں کا ایک تاسیسی اجلاس مدرسہ عربیہ حنفیہ تعلیم القرآن (رجسٹرڈ) منڈیکے گورایہ میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت خواجہ محمد مصباح الدین راشور ایم اے نے کی۔ مندرجہ ذیل نوجوان اجلاس میں شریک ہوئے۔ طارق محمود بٹ، محمد صفدر گورایہ، محمد ارشد شاکر، عبداللطیف، مظہر جاوید بٹ، طارق بشیر بٹ، حافظ عبدالمجید، اظہر جاوید بٹ، حافظ محمد آصف بٹ، عبدالرزاق، ملک طارق محمود، محمود احمد، مقصود احمد، حافظ محمد یٰسین، محمد داؤد بٹ، محمد ارشاد بٹ، ندیم احمد، عصمت اللہ بٹ، وسیم احمد اور محمد سلیم وغیرہ صدر اجلاس خواجہ محمد مصباح الدین راشور نے ختم نبوت یوتھ فورس کے قیام کی ضرورت، اہمیت اور مقاصد پر تفصیل سے روشنی ڈالی، عہدیداران کے انتخابات سے پہلے تنظیم کو مؤثر، فعال اور مستعد بنانے کے لیے حافظ محمد اسد اللہ صاحب خطیب جامع مسجد اہل سنت والجماعت، پہاڑ والی کا نام بطور امیر تجویز کیا گیا جسے بالاتفاق تسلیم کیا گیا۔ حسب ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل آیا۔ صدر، طارق محمود بٹ، منیجر الاتیڈ فنانس کارپوریشن منڈیکے گورایہ، سینئر نائب صدر، طارق بشیر بٹ، نائب صدر عبداللطیف، جنرل سیکرٹری محمد صفدر گورایہ بی، اے، ایس، سی، جائنٹ سیکرٹری مظہر جاوید بٹ، خازن عصمت اللہ بٹ، ناظم نشر و اشاعت محمد ارشد شاکر گورایہ۔

قادیانیوں کی ہر قسم کی سرگرمیوں پر مکمل پابندی عائد کی جائے

لاہور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے رہنماؤں حاجی بلند اختر، حاجی منظور احمد، قاری نذیر احمد و جناب طاہر رزاق نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کی ہر قسم کی سرگرمیوں پر مکمل پابندی لگائی جائے اور انہیں کسی بھی قسم کا کوئی اجتماع کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔ ان رہنماؤں نے حکومت پر واضح کیا کہ قادیانیوں نے پچھلے ماہ بھی کھیلوں کے نام پر اجازت لے کر اپنی جھوٹی اور انگریزی نبوت کی تبلیغ کرنے کی کوشش کی تھی۔ صدارتی آرڈیننس کے تحت قادیانی اپنے مکروہ عقائد کی تبلیغ نہیں کر سکتے۔ ان رہنماؤں نے حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کے اخبار الفضل پر پابندی لگائی جائے۔

قادیانیت کی تبلیغ کرنے پر مقدمہ کا اندراج

راولپنڈی۔ مسمی رئیس احمد قادیانی کے برملا قادیانیت کی تبلیغ کرنے پر اہل علاقہ کی بروقت کارروائی کے نتیجہ میں پولیس تھانہ سہالہ نے مقدمہ درج کر لیا ہے مگر تاحال گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شعبہ طلباء کے مجلہ اراکین احسان احمد دانش، محمد ریاض خان، لیاقت خان، حماد جہانزیب، اشفاق احمد، آصف محمود، ارشد محمود، طاہر رزاق، خورشید احمد بابر اور زاکت علی نے اپنے مشترکہ بیان میں ضلعی انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ مذکورہ قادیانی کو فی الفور گرفتار کرکے قرار واقعی سزا دی جائے ورنہ طلبہ راست اقدام کریں گے۔

سٹیل انڈسٹری ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ کو قادیانی تسلط سے بچایا جائے

لاہور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے مبلغ مولانا محمد نذیر عثمانی و لاہور مجلس کے امیر الحاج بلند اختر، حاجی منظور احمد و دیگر رہنما قاری نذیر احمد و سید عاشق حسین نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ سٹیل انڈسٹری ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ سنٹر کی مینیجنگ ڈائریکٹر کی خالی اسامی پر قادیانی کو مسلط نہ کیا جائے۔ واضح رہے کہ سٹیل انڈسٹری پورے ملک میں اپنی نوعیت کا واحد ادارہ ہے۔ مینیجنگ ڈائریکٹر کی خالی اسامی کیلئے ایک قادیانی بھرپور کوشش کر رہا ہے اور بعض اعلیٰ قادیانی حکام بھی اس کی حمایت کر رہے ہیں۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اس خالی آسامی پر کسی مسلمان کو متعین کرکے سٹیل انڈسٹری ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ سنٹر کو قادیانیوں کے تسلط سے بچایا جائے۔

پنجاب میں قادیانیوں کو اس وقت مکمل تحفظ دیا جائے گا جب یہ خود کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کرلیں، عالمی مجلس لاہور

لاہور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد نذیر عثمانی نے قادیانیوں کے لاہوری گروپ کے راجہ غالب کے بیان پر شدید ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ قادیانیوں کو صرف پنجاب میں نہیں بلکہ پورے ملک میں اس وقت تک مکمل تحفظ فراہم نہیں کیا جاسکتا جب تک یہ اپنے آپ کو غیر مسلم اقلیت مان نہ لیں۔ اسلام میں غیر مسلموں کے حقوق ہیں۔ لیکن مرتدین کے حقوق نہیں۔ مولانا عثمانی نے راجہ غالب کی اس غلط بیانی کا نوٹس لیتے ہوئے کہ پنجاب کے بعض علاقوں میں قادیانیوں کے ساتھ ظالمانہ رویہ اختیار نہیں کیا گیا بلکہ یہ سب کچھ قادیانیوں کی جارحانہ سرگرمیوں اور ریشہ دوانیوں کا نتیجہ ہے۔ مولانا عثمانی نے مزید کہا کہ قادیانی وطن عزیز کے خیر خواہ نہیں اور وہ پنجاب میں گڑبڑ کرانے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں مولانا عثمانی نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں اور قادیانیت نوازوں پر کڑی نظر رکھی جائے تاکہ قادیانی اسلام اور وطن عزیز کے خلاف کسی سازش میں کامیاب نہ ہوسکیں۔

ضروری ہدایت

خبریں، مضامین اور مراسلات کاغذ کے ایک طرف صاف تحریر کرکے بھیجیں

(ادارہ)

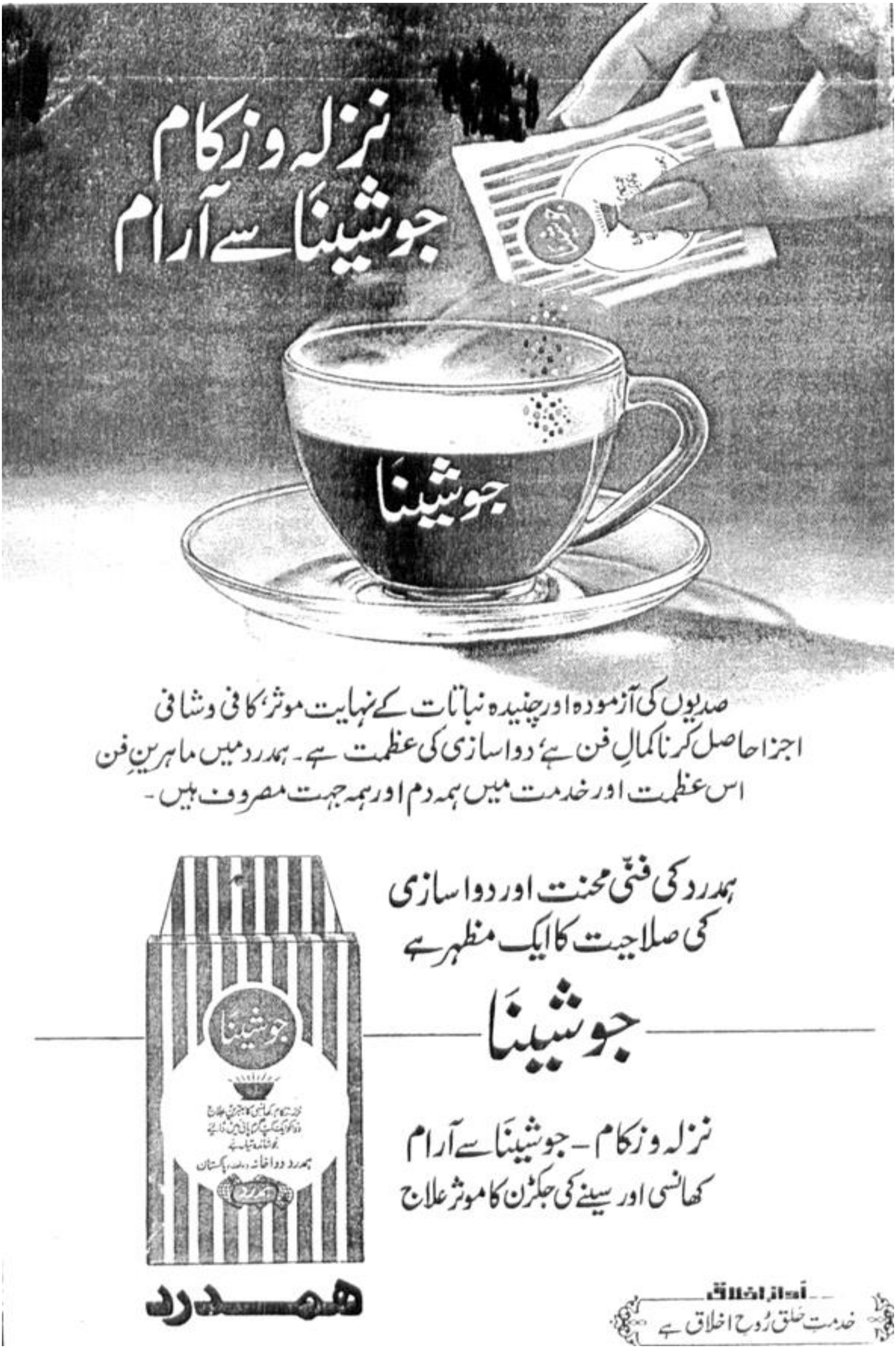
نزلہ و زکام
جوشینا سے آرام
جوشینا
صدیوں کی آزمودہ اور چنیدہ نباتات کے نہایت موثر، کافی وشافی
اجزا حاصل کرنا کمالِ فن ہے، دواسازی کی عظمت ہے۔ ہمدرد میں ماہرینِ فن
اس عظمت اور خدمت میں ہمہ دم اور ہمہ جہت مصروف ہیں۔
ہمدرد کی فنی محنت اور دواسازی
کی صلاحیت کا ایک مظہر ہے
جوشینا
نزلہ و زکام — جوشینا سے آرام
کھانسی اور سینے کی جکڑن کا موثر علاج
ہمدرد
آواز اخلاق
خدمت خلق روح اخلاق ہے

بقیہ ــــــ اداریہ

"نماز میں جو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا جاتا ہے وہ مرزا طاہر کے بارے میں ہے۔"

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے ∴ خصوصاً آج کل کے انبیاء سے

مرزا طاہر کا یہ کہنا کہ یہ صدی انعامات لے کر آرہی ہے اس سے اپنے پیروکاروں کو یہ بتلانا مقصود ہے کہ اب ہمیں "نبوت" کے انعام کے ساتھ اقتدار کا انعام بھی ملے گا تاکہ وہ اقتدار کے لالچ میں مرزا طاہر کے دامن سے وابستہ رہیں اور اس طرح مرزا طاہر سمیت پورے خاندانِ مرزا کی عیاشیاں اور شاہ خرچیاں جو وہ اپنے پیروکاروں سے مختلف ناموں سے چندے وصول کر کے پوری کرتے ہیں جاری رہیں۔ لیکن مرزا طاہر کو یہ بات ذہن نشین رکھ لینی چاہئیے کہ ؎

وہ دن ہوا ہوئے جب پسینہ گلاب تھا

اب مسلمان نہیں خود قادیانی نوجوان تمہارا گریبان پکڑیں گے۔ تم خواہ کتنی ہی انعامات کی خوشخبریاں سناؤ، انہیں اقتدار ملنے کا سہانہ خواب دکھاؤ اور الہامات پہ الہامات گھڑ گھڑ کے سناؤ اب قادیانی نوجوان یہ سمجھ چکے ہیں کہ یہ نبوت یا خلافت کے نام پر محض ایک دکانداری ہے اس لئے مرزا طاہر! قادیانی نوجوانوں سے اپنے گریبان کو بچاؤ۔

ہمارا اگر مشورہ مانو تو تمہارے لئے بہتر راستہ یہ ہے کہ جس طرح الیجاہ محمد کے لڑکے نے اپنے باپ کی جھوٹی نبوت سے بغاوت کر کے اسلام قبول کر لیا تم بھی اس کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اسلام قبول کر لو۔ اُمت محمدیہ تمہیں سینے سے لگانے کے لئے اور خوش آمدید کہنے کے لئے تیار ہے۔ ورنہ :-

مرزا طاہر! یاد رکھو خدا کی لاٹھی بے آواز ہے وہ رحمٰن و رحیم ہے تو جبار و قہار بھی ہے۔ اس لئے ؎

نہ جا اس کے تحمل پر کہ بے ڈھب ہے گرفت اُس کی
ڈر اُس کی دیرگیری سے کہ ہے سخت انتقام اُس کا

بقیہ :- امام الصحابہؓ

اللہ علیہ وسلم کے سامنے کہہ سکوں کہ آپ کی اُمت کی خدمت کا کوئی معاوضہ نہیں لیا۔ میرے لیے نئے کفن کے اہتمام سے گریز کرنا۔ دوران علالت جو چادر استعمال میں رہی۔ اس کے داغ دھبے دھو کر اسی کا کفن تیار کرنا۔ سیدہ عائشہ صدیقہؓ آبدیدہ ہو گئیں۔ اور عرض کیا کیا ہم آپ کو نیا کفن بھی نہیں دے سکتے۔ سیدنا صدیق اکبرؓ نے فرمایا نئے کپڑوں پہ مرنے والوں سے زیادہ زندہ رہنے والوں کا حق ہے۔ میرے آقا کی امت دھلا ہوا لباس پہنے ہوئے ہو اور میں نیا کفن پہن کر جاؤں یہ گوارہ نہیں۔ خلافت راشدہ کا تاجدار اوّل ۶۳ سال کی عمر میں ۲۲ جمادی الاخریٰ ۱۳ ہجری دو شنبہ کے روز دنیا کو خیر باد کہہ کر راہی عدم ہوا۔

وصیت کے مطابق آپ کی اہلیہ حبیبہ بنت خارجہ نے مستعمل چادروں کو دھو کر کفن تیار کیا۔ آپ کی دوسری زوجہ بنت عمیسؓ اور بیٹے عبدالرحمان بن ابوبکرؓ نے غسل دیا۔ جس تختہ پر محبوب خدا رحمت عالم کو غسل دیا گیا وہی استعمال میں لایا گیا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے نماز جنازہ کی امامت کی۔ اور حجرہ عائشہ صدیقہؓ کے پہلوئے رسولؐ میں لحد کھودی گئی۔ حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ۔ اور حضرت طلحہؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مرقد کے مشرقی پہلو میں اس عاشق صادق کو سُلا دیا۔

بقیہ :- مثالی حکمران

جاگے۔ اور احساس کرے۔ کہ ہمیں کیا کرنا چاہیئے، ہمارا جینا، مرنا، کھانا، پینا، اور چلنا پھرنا کس کے لئے ہونا چاہیئے

بے خبر تو جوہر آئینہ ایام ہے
تو زمانہ میں خدا کا آخری پیغام ہے

بقیہ :- جـــــز م

جب تک وہ لالچ سے آزاد نہ ہو جائے۔

- جو شخص اپنا راز پوشیدہ رکھتا ہے وہ اپنا اختیار اپنے پاس رکھتا ہے۔
- نیکی کے بدلے نیکی کرنا تو نیکی کا حق ادا کرنا ہے، اصل نیکی وہ ہے جو بدی کے بدلے میں کی جائے۔
- تین چیزوں سے محبت بڑھتی ہے (۱) مجلس میں دوسرے کو بیٹھنے کے لئے جگہ دینا (۲) سلام کہنے (۳) اچھا نام لے کر پکارنے سے
- دنیا تھوڑی لوگے تو آزاد رہوگے، زیادہ لوگے تو پابند ہو جاؤ گے
- کم کھانا صحت، کم بولنا حکمت، کم سونا عبادت ہے

بقیہ :- یہ برطانیہ ہے

ان تمام حالات میں ایک ہی بات واضح ہوتی ہے۔ کہ برطانوی حکومت اپنے عنوان میں مخلص نہیں۔ ان کا مقصد اسلام اور اہل اسلام کے خلاف ایک گندی ذہنیت پیدا کرنا ہے۔ اگر یہ لوگ اپنے عنوان میں مخلص ہوتے تو اس ناول پر اس طرح پابندی عائد کی جاتی۔ جس طرح مذکورہ رسائل و جرائد پر پابندی لگائی گئی؟

فاعتبروا یا اولی الابصار

KHATME NUBUWWAT AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE
Registered No. M-16o

تحفظ ختم نبوّت اور جنّت کی راہ

عقیدہ ختم نبوت کا کام کرنے والوں کی پشت پر حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ ہوتا ہے۔ اور جن کی پشت پر کالی کملی والے کا ہاتھ ہو ان کی بخشش بھی آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمّہ ہے۔

قادیان ــــ مرزائیت کی جائے پیدائش ــ لندن ــ پناہ گاہ

ربوہ ــــ شیطانیت کا اعصابی مرکز ــــ ماسکو ــ استاد

تل ابیب ــ تربیتی مرکز ــــ واشنگٹن ــــ اس کا بینک ہے

مصنوعات شیزان کا مکمل بائیکاٹ کریں (شیزان) کیونکہ اس شیطانی بت کو مالی تحفظ فراہم کرتا ہے۔ لہٰذا اس جہاد میں قدم رکھیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا عملی ثبوت دیں
شکریہ

مردود قادیانیوں کا پوسٹ مارٹم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی